Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

شمارہ 12

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

21 ربیع الاوّل 1430 ہجری، 19 امان 1388 ہش، 19 مارچ 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

تمام مذاہب کے بانیوں نے یہ تعلیم دی کہ اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں۔ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد خدا اور بندے کے تعلق کو مضبوط کرنا ہے تا کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کے قریب آئے اور خدا کا حق بھی ادا کرے اور اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرے۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسیں۔ کیرالہ کی جماعت کے عشائیہ میں شرکت اور خطاب۔

ممبران پارلیمنٹ اور دیگر کی شرکت اور حضور انور سے ملاقات۔ اخبارات کے رپورٹرز کو انٹرویوز۔ اخبارات میں کوریج

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

30 نومبر 2008ء بروز اتوار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے مخصوص کئے گئے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

پروگرام کے مطابق سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس ایسکورٹ میں ''احمدیہ مسجد عمر'' ارناکولم کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی گاڑی اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ جب قافلہ کو ایسکورٹ کرتی تو سڑک پر چلنے والی ٹریفک آہستہ ہو جاتی اور بعض جگہ رک جاتی جب تک سارا قافلہ گزر نہیں جاتا۔ لوگوں سے بھری ہوئی مارکیٹوں سے جب یہ قافلہ گزرتا تو دوکاندار اور خرید وفروخت کرنے والے اور راہ چلتے مسافر اور گھروں کے مکین سبھی کی نظریں اس قافلہ پر ہوتیں۔

مسجد عمر سڑک سے نیچے اترنے کے بعد ایک گلی کے اندر ہے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی اس گلی میں داخل ہوتی تو دونوں طرف آباد مکین اپنے مکانوں کی دیواروں کے ساتھ آ کھڑے ہوتے۔ بعض اپنے گھروں کی بالکونیوں پر کھڑے ہو جاتے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آتے جاتے دیکھتے۔ مقامی جماعت نے اس ساری گلی کو ہی سجایا اور مسجد تک کے راستہ کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ پھر مسجد کو چاروں طرف سے بجلی کے روشن قمقموں سے مزین کیا گیا اور یہ بلند و بالا میناروں والی مسجد بہت خوبصورت لگتی۔ حضور انور کی مبارک آمد سارے علاقے کی جہاں روحانی زینت کا موجب بنی وہاں ظاہری زینت کا موجب بھی بنی۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد عمر پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جب بھی حضور انور مسجد تشریف لاتے تو احباب کا ایک ہجوم حضور انور کی آمد کا منتظر ہوتا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے اور ''السلام علیکم حضور'' کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہوتیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے اور اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنے دفتر تشریف لاتے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Palaghat Zone کی جماعتوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ درج ذیل 9 جماعتوں Manndar Ghat، Muriyakanni، Alanallur، Palakkad، Koduvayer، Kavasseri، Chelakkara، Chavakkad اور Pallipuram کے 1190 احباب جماعت مرد و زن نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان جماعتوں سے آنے والے خاندان 100 کلومیٹر سے لے کر 200 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ چھوٹے بڑے سبھی ایک جذبہ سے سرشار تھے۔ ان کے چہروں پر خوشی و مسرت کی لہریں تھیں۔ یہ لوگ قطاروں میں کھڑے اس لمحہ کے منتظر تھے جب انہیں اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور کا دیدار نصیب ہونا تھا۔ انہوں نے حضور انور سے باتیں کرنی تھیں، اپنا حال بیان کرنا تھا۔ ہر ایک اپنے دل میں، اپنے سینہ میں عشق و محبت کی ایک داستان سموئے ہوئے تھا۔ ہر ایک کی عقیدت کا اپنا اپنا رنگ تھا۔ یہ لوگ مسکراتے ہوئے کمرہ ملاقات میں داخل ہوتے اور خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ باہر نکلتے۔ بعض تو اپنے جذبات پر قابو رکھتے اور بعض ایسے بھی تھے کہ جو آنسو بھی بہاتے اور ایک دوسرے سے مل کر خوشی کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آج کا یہ دن دکھایا ہے جس کے دیکھنے کے لئے ان کے آباء و اجداد میں سے کئی نسلیں گزر گئیں۔ یہ لوگ اپنی خوش قسمتی پر رشک کرتے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

بعد ازاں واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں صوبہ کیرالہ کی مختلف جماعتوں کے واقفین نو بچے شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ محمد ابو الوفا نے پیش کی۔ اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم حسین رحمٰن نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم سعید احمد نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم عبدالواسع نے پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

''لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں''

خوش الحانی سے عزیزم عاقب سلیمان نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پندرہ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو خود وقف کرنا چاہئے کہ ہم وقف کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے والدین نے جو ہمیں وقف کیا تھا، جو فارم پُر کیا تھا ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اب آپ نے خود نیا فارم پُر کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جامعہ میں کتنے جائیں گے۔ میڈیسن اور انجینئرنگ میں کون کون جائے گا۔ اسی طرح اساتذہ کون بنیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب اسی کیرالہ سٹیٹ کی مختلف جماعتوں سے ہیں، اپنے اپنے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کریں اور یہ کہ کونسی فیلڈ ایسی ہے جو جماعت کے لئے زیادہ مفید ہے اور مجھے وہ اختیار کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جنہوں نے ابھی اپنے مستقبل اور کسی شعبہ کو اختیار کرنے کے بارہ میں فیصلہ نہیں کیا وہ بھی اپنے سیکرٹری سے پوچھیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے جماعت کے لئے خدا کی خاطر زندگی وقف کی ہے۔ اب آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اپنے اندر انقلابی تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ پانچوں

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اخلاق تو اخلاق سے ہی سکھائے جاسکتے ہیں!

گذشتہ ماہ مینگلور کے ایک پب میں ڈانس کرنے والے اور شراب پینے والے جوڑوں پر بداخلاقی پھیلانے کے جُرم میں رام سینا کے ورکروں نے حملہ کردیا لڑکیوں اور لڑکوں کو لاتوں اور مکّوں سے مارا جس تشدد سے گھبرا کر سب ناچنے والے وہاں سے بھاگ گئے اس منظر کو ٹی وی پر دیکھا گیا جس میں نوجوان لڑکیاں مار کے ڈر سے بھاگتی ہوئی گر گئیں اور گرنے والی ان لڑکیوں پر بھی تشدد کیا گیا۔ ملک میں ایسے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس مرتبہ ویلنٹائن ڈے پر بھی ملک کے مختلف حصوں میں ایسے ہی ہنگاموں کی خبریں ملی ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ شراب پینا ایک غلط کام ہے اور پھر شراب پی کر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا نیم برہنہ لباسوں میں ناچنا یقیناً فحاشی میں شامل ہے اور اسے بداخلاقی کہنے میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔لیکن کیا اخلاق سکھانے کے لئے بداخلاقی کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جو اس وقت زیر بحث ہے۔

اخلاق کا تعلق انسان کی اندرونی پیدائش سے ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اخلاق خلق کے جمع ہے اگر یہ لفظ خَلق یعنی خاء کی زبر سے ہو تو ظاہری پیدائش کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اگر خاء پر پیش ہو یعنی خُلق تو اس کے معنی ہیں باطنی پیدائش اور خُلق کی جمع اخلاق ہے۔ پس اس باطنی اور رُوحانی پیدائش کی تکمیل زور زبردستی اور ڈنڈے سے نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے لئے دل کے اندر ایک سوز پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے انسان خود کو ہلکان کرلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ یعنی کیا تو اس غم سے ہلاک ہوجائے گا کہ یہ لوگ کیوں نیکی کی باتوں پر ایمان نہیں لاتے مطلب یہ ہے کہ تیری شفقت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تو ان کے غم سے ہلاک ہونے کے قریب ہے اور ایک مقام پر فرمایا وَتَــــوَ اصَــــوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ کہ ایک دوسرے کو صبر اور حوصلے سے نصیحت کرو اور ایک دوسرے پر رحمتوں کی بارشیں برساؤ۔

پس اخلاق اگر جسمانی پیدائش سے ترقی یافتہ صفت ہے تو کیا اخلاق جسمانی تشدد اور ذہنی اذیت کے ذریعہ سے سکھایا جاسکتا ہے اور یا پھر محبت اور پیار کی فضا سے دلوں کو اپنی طرف مائل کرکے اخلاق کا درس دیا جاسکتا ہے یہ وہ سبق ہے جو دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والوں میں سے اکثر معلمین بھول چکے ہیں۔ افغانستان کے طالبان بھی تشدد کے ذریعہ ہی لوگوں کو اخلاق و روحانیت کا درس دینا چاہتے ہیں چنانچہ گذشتہ دنوں انہوں نے ایک ایسے شخص کی لاش کو قتل کرکے درخت سے لٹکا دیا جو ان کی اس نصیحت پر عمل نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسلام میں شلوار کو ٹخنوں سے اوپر باندھنا چاہئے اس کی بحث کا نتیجہ یہ نکلا کے معلمین روحانیت و شریعت نے اس کو قتل کرکے اس کی لاش کو نہ صرف درخت پر لٹکا دیا بلکہ یہ فرمان بھی جاری کیا کہ اگلے جمعہ سے پہلے پہلے اس کی لاش کو درخت سے مت اُتارا جائے۔ طالبان چاہتے ہیں کہ لڑکیوں میں فحاشی نہ پھیلے اور وہ گھروں سے باہر نکل کر بداخلاق نہ بنیں وہ سکولوں میں پڑھنے نہ جائیں کیونکہ لڑکیاں سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بہانے بداخلاق ہوسکتی ہیں اور پھر ان معلمین اخلاق نے شریعت کو نافذ کرنے کے لئے بم دھماکوں کے ذریعہ لڑکیوں کے کئی سکولوں کو مسمار کردیا۔ لڑکیاں ڈری سہمی اب گھروں میں بیٹھ گئی ہیں۔ پاکستان کی موجودہ حکومت نے طالبان کی اس شریعت کو اب وہاں پر نافذ کرنے کے لئے رضامندی کا اظہار کردیا ہے۔ دیکھئے نفاذ شریعت کا یہ چلن پاکستان میں اب مزید کیا گل کھلائے گا۔

پاکستان کے سُنّی انتہا پسندوں کے نزدیک شیعہ حضرات شریعت کے اصولوں کے مخالف ہیں۔ انہوں نے ۳۰ پاروں کے قرآن کے ساتھ ساتھ ایک اور دس پارے کے قرآن کا تصور بھی قائم کردیا ہے۔ وہ اسلام کے پہلے تین خلفاء پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اس بُرائی کا قلع قمع کرنے کے لئے اور خلفائے ثلاثہ کے متعلق ان کی بداخلاقی کو دُور کرنے کے لئے اور شریعت کے صحیح اصولوں کو نافذ کرنے کے لئے اور روحانیت کے قیام کے لئے۔شیعوں کا قتل جائز ہے یہاں تک کہ اُنہیں مسجدوں اور امام بارگاہوں میں قتل کردینا بھی جائز ہے۔ اور یہی خیال شیعوں کا ہے اور یہی خیال بریلویوں کا ہے اور یہی خیال دیوبندیوں کا ہے۔ آپ اس تعلق میں اُن کے فتاویٰ ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ اور ادھر ایسے ہی فتوے جماعت احمدیہ کے متعلق بھی مشتہر کئے جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بقول ان کے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خود کو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ شریعت کے صحیح اصولوں پر نہیں چل رہی لہٰذا اُنہیں شریعت کے صحیح اُصولوں پر چلانے کا طریقہ یہ ہے کہ اُنہیں مارا جائے لوٹا جائے ان کی دکانوں کو جلایا جائے، ان کے بچوں اور عورتوں کو زدوکوب کیا جائے، ان کی بیویوں کو اُن سے الگ کردیا جائے۔ چنانچہ احمدیوں کے خلاف یہ طریق کار پاکستان میں بھی جاری ہے اور انتہا پسند مولوی اپنے فتووں کے ذریعہ یہی طریق کار بھارت میں، بنگلہ دیش میں اور بعض اور ممالک میں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گذشتہ دنوں سہارنپور کے نئے احمدیوں کو شریعت کے اصولوں پر چلانے کے لئے ان کے مکانوں کو لوٹ لیا گیا اور مسمار کردیا گیا۔ ایک صاحب کو اس قدر زخمی کردیا گیا کہ ان کو موت کے قریب کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ اب وہ صحتیاب ہیں۔

آخر یہ کیسا چلن ہے کہ اصلاح کے نام پر فساد کیا جاتا ہے ایسے لوگوں کو قرآن مجید نے منافق بتایا ہے جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور ان کے متعلق فرمایا ہے کہ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاتُفْسِدُوْافِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔(البقرہ:۱۲)

اور جب اُن سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اُن کی اس بات کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّايَشْعُرُوْنَ۔(البقرہ:۱۳)

کان کھول کر سُن لو کہ یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں مگر وہ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں۔

پس چاہے رام سینا والے ہوں، طالبان ہوں، دیوبندی ہوں یا کوئی اور جن کی اصلاح میں اصلاح کے نام پر تشدد ہوگا وہ اصلاح نہیں فساد ہوگا۔ ان سب کو قرآن مجید کے اس فرمان کو زیر نظر رکھنا چاہئے۔ افسوس تو مسلمانوں پر ہے جن کی طرف یہ کلام مجید نازل ہوا لیکن یہ اس کی اصل حقیقت سے محروم ہیں۔ قرآن مجید خدا کی طرف بلانے کے لئے اللہ کے راستہ کی طرف دعوت دینے کے لئے جو راہنمائی فرماتا ہے وہ اس طرح ہے فرمایا:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَاَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَاَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔(النحل:۱۲۶)

یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور اُن سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو یقیناً تیرا رب ہی اُسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور اصلاح کے راستے کی طرف بلانے کی مکمل راہنمائی فرمائی ہے۔ فرماتا ہے کہ اللہ کے راستے کی طرف اور ہدایت کی طرف بلانے کے لئے تشدد اور سختی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس معاملے میں حکمت کے پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ موقعہ محل دیکھنا چاہئے جس کو نصیحت کی جارہی ہے اس کی طبیعت کی نفاست اور نزاکت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اسی طرح حکمت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس وقت نصیحت کی جارہی ہے۔ اس وقت کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے اگر کوئی مصروف ہے یا غصّے میں ہے یا آپ خود غصّے میں ہوں تو اس پر آپ کی نصیحت کا کیا اثر ہوگا۔ دوسرے حکمت کے ساتھ ساتھ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ نصیحت کو پیش کرنے کا حسین سے حسین طریقہ تلاش کیا جائے۔ اگر نصیحت ایک تحفہ ہے تو تحفے کی پیکنگ بھی نہایت خوبصورت ہونی چاہئے بعض لوگ اچھی بات کو سختی اور درشتی کا لباس پہنا کر پیش کرتے ہیں جس سے وہ اچھی بات بھی بھونڈی لگتی ہے۔

علاوہ اس کے قرآن مجید نے اس امر کو بھی ملحوظ رکھا ہے کہ جب ہم کسی کو نصیحت کریں تو با موقع اور حسین انداز میں کریں لیکن اگر وہ پھر بھی اس نصیحت کو پسند نہ کرے تو تب بھی ہمارا یہ فرض نہیں ہے کہ ہم اس کا مقابلہ شروع کردیں اور اس پر اس نصیحت کو زبردستی ٹھونسیں اور خود ہی یہ فیصلے کرلیں کہ چونکہ ہم نے نیک اور حسین نصیحت کے ذریعہ تعلیم دی ہے تو مدِّ مقابل کو اُسے ضرور مان لینا چاہئے لیکن اگر وہ نہ مانے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اس پر زبردستی کریں قرآن مجید فرماتا ہے کہ ہرگز تم کو زبردستی کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ اگر وہ دلیل پیش کرے تو تم بھی اس کے مقابلہ پر جو بہترین دلیل ہے وہ پیش کرو اور مدِّ مقابل کو قائل کرنے کی کوشش کرو لیکن باوجود عمدہ سے عمدہ دلائل پیش کرنے کے اگر وہ اپنی بات پر مُصر رہتا ہے تو قرآن مجید ہدایت کے معاملہ میں جبر کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ فرماتا ہے کہ تمہارا فرض ختم ہوگیا اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون ہدایت قبول کرے گا اور کون ہے جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے۔ اس لئے تم کو داروغہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نیک نصیحت کو اور خدا کی طرف بلانے کو حسین عمل قرار دیتا ہے اور نیک نصیحت کرنے والوں کی ذمہ داریاں بھی انہیں بتاتا ہے۔ فرمایا:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (حٰمٓ السجدہ:۳۴)

یعنی اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص دوسروں کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے خود اس کا اپنا عمل بھی نیک ہونا چاہئے اور اسے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ڈاکٹر یا طبیب کا علاج بھی اس وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ جو شافی ہے اس کی بھی مرضی ہو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاس۔اِشْفِ وَ اَنْتَ الشَّافِی ۔ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ۔ اِشْفِنِی شِفَاءً کَامِلاً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا کی دعا ہر ایک کو کرنی چاہئے۔

ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ شافی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا اذن ہوگا تو مَیں شفا پاؤں گا۔

ہر احمدی جو معالج ہے سب سے یہ پہلے ذہن میں رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی عقل اور علم سے مَیں علاج تو کر رہا ہوں لیکن شافی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کا اِذن ہوگا تو میرے علاج میں برکت پڑے گی۔

مَیں احمدی طلباء سے کچھ سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ہر قسم کی ریسرچ کے میدان میں آگے آئیں۔ یہ میدان بڑی تیزی سے ان ملکوں میں خالی ہو رہا ہے اور دنیا کو اس کی ضرورت بھی ہے۔

(قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے علاج اور شفاؤں کی فلاسفی پر بصیرت افروز نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز --فرمودہ 19/دسمبر 2008ء بمطابق 19/فتح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

دنیا میں ہزاروں کروڑوں انسان ایسے ہیں جو روزانہ مختلف بیماریوں اور وباؤں کا شکار ہوتے ہیں۔ کسی بڑے ہسپتال میں انسان چلا جائے تو لگتا ہے کہ دنیا میں سوائے مریضوں کے کوئی ہے ہی نہیں۔ مغربی اور ترقیاتی ممالک میں تو علاج کی بہت سہولتیں ہیں جن سے عام آدمی فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تیسری دنیا کے اور غریب ممالک میں اگر جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ لاکھوں مریض ایسے ہیں جو اپنی غربت یا وسائل نہ ہونے کی وجہ سے علاج کروا ہی نہیں سکتے۔ اور بیماری کی حالت میں انتہائی بے چارگی میں پڑے ہوتے ہیں۔ بڑی کسمپرسی کی حالت ہوتی ہے۔ پھر ان ملکوں کے ہسپتالوں کی حالت بھی ایسی ہے کہ اگر کوئی ہسپتال میں چلا بھی جائے تو پوری سہولتیں میسر نہیں۔ اگر کچھ سہولتیں ہیں تو ڈاکٹر میسر نہیں ہے اور پھر اس وجہ سے علاج نہیں ہوسکتا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں لاکھوں لوگ بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا جس کو علاج کی سہولتیں مل جاتی ہیں ان کے لئے شفا اور صحت مقدر ہوتی ہے وہ شفایاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سی تعداد ایسی بھی ہے جو اپنی اجل مسمّٰی کو پہنچ چکے ہوتے ہیں اور کوئی علاج بھی ان پر کارگر نہیں ہوتا۔ بہت سے ایسے ہیں جو اپنی غلطیوں کی وجہ سے بعض بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں اور بظاہر ان کی عمریں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اور صحت بھی صحیح اور ٹھیک نظر آ رہی ہوتی ہے لیکن ذرا سی بیماری سے وہ باوجود علاج کے شفا نہیں پاتے یا کوئی ایسی بیماری ان کو لگ جاتی ہے جو ایک دم خطرناک ہو جاتی ہے۔ ہر ممکن طریقہ اپنی زندگی کو بچانے کا کرتے ہیں لیکن ان کی اجل مسمّٰی سے پہلے ہی ان کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

دنیا میں بے شمار ایسے بھی لوگ ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ بعض ممالک میں علاج کی سہولتیں نہیں ہیں اور جو علاج کی سہولت نہیں رکھتے یا جس جگہ پہ علاج نہیں ہوسکتا وہاں ان کو سہولت ہی میسر نہیں یا ان کو علاج کروانے کی طاقت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ بعض کو بڑی خطرناک بیماریوں سے شفا دے دیتا ہے اور پھر وہ لمبی زندگی گزارتے ہیں یا ایسے بھی ہیں جو ہر قسم کے علاج کے ناکام ہو جانے کے بعد اپنے کسی بزرگ کی دعا سے یا کسی دوسرے کی دعا سے یا صرف اپنی دعا سے صحت یاب ہو جاتے ہیں اور یہ ساری باتیں ایک سعید فطرت انسان کو اس بات پر سوچنے اور توجہ دلانے پر مجبور کرتی ہیں اور ہونی چاہئیں کہ علاج سے بھی بغیر علاج کے بھی شفا پانا، اور علاج کے باوجود بھی شفا نہ پانا، ان سب عوامل اور ذریعوں کے پیچھے کوئی طاقت بھی کارفرما ہے۔ کوئی ایسی ہستی ہے جو شفا کے عمل کا اصل محرک اور وجہ ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا بعض اوقات ہر قسم کے علاج کی ناکامی کے باوجود یا علاج کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد کرنے والوں کی بے چین دعاؤں سے ایک انسان جو بظاہر موت کے منہ میں گیا ہوا لگتا ہے واپس آ جاتا ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شفا کا ذریعہ صرف علاج ہی نہیں ہے بلکہ 'علاج یا نہ علاج' دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات شفا دینے والی ہے۔ اور یہی اسلام ہمیں بتاتا ہے اور اس پر ایک مومن کو کامل یقین ہونا چاہئے اور ہوتا ہے۔ ایک نیک فطرت انسان تو سوچنے کے مراحل پر ہوتا ہے لیکن ایک مومن جو ہے وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ حقیقی شافی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہر مریض جو کسی بھی مومن کے سامنے شفا پاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت شافی پر اس کے یقین کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شافی ذات صرف انسان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ تمام جاندار چرند، پرند حتی کہ نباتات بھی اس کے نمونے دکھا رہے ہوتے ہیں۔

آج کل تو انسان ریسرچ کرتا ہے جانوروں پر بھی ریسرچ ہوتی ہے، ان کا بھی علاج ہو رہا ہوتا ہے۔ پودوں پر بھی ریسرچ ہو رہی ہے ان کا بھی علاج ہو رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو طریقے بتاتا ہے کہ یہ یہ ان چیزوں کے علاج ہیں۔ یہ علاج کرو گے تو یہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ آج کل کی دنیا میں زراعت ہی لے کو لیں بہت سارے پودوں کی بیماریوں کی وجہ پتہ لگتی ہے اور پھر ان کا علاج دریافت ہوتا ہے اور پھر ان علاجوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کی بہتری بھی رکھی ہوتی ہے۔ اسی طرح جانوروں میں، گھریلو اور پالتو جانوروں کے علاوہ جنگلی جانوروں میں بھی یہ ریسرچ ہو رہی ہے۔ لیکن انسان جو اشرف المخلوقات ہے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جسمانی شفا کے ساتھ ساتھ روحانی شفا کا بھی انتظام کیا ہوا ہے اور روحانیت کی ترقی اور اپنے قریب کرنے اور روحانی بیماریوں کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ اگر انسان اپنی عقل کا صحیح استعمال کرے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا چلا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کی روحانی اور جسمانی شفا کے لئے سامان پیدا فرمائے ہیں۔

اس وقت مَیں جسمانی بیماریوں سے متعلق ہی بات کروں گا کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے شفا کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اپنی دوسری مخلوق کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو مقرر کیا ہے کہ ان کے بھی علاج کرو اور اس طرح جانوروں کی بیماریوں میں جیسا کہ مَیں نے کہا انسانوں کے ساتھ ساتھ بہت ریسرچ ہوتی ہے۔ انسانوں کی بیماریوں پر جو تحقیق ہے اور ان کے علاج کی جو کوشش ہے اس کی تو حد اور انتہا نہیں ہے۔ بڑے ملکوں میں بعض دفعہ بہت بڑی رقمیں صحت کے اوپر خرچ ہوتی ہیں۔ آج کل جو نئی نئی دوائیوں کی ایجادات ہیں اور مختلف آپریشنوں اور مختلف پروسیجرز (Procedures) کی جو نئی نئی تحقیق ہے، جن کے ذریعہ سے آج کل جو انسان علاج کرواتا ہے صحت یاب ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عقل دی ہے اس کو وہ استعمال میں لایا اور یہ علاج پیدا ہوئے۔ آج ترقی یافتہ دنیا میں بیماریوں کے علاج کی شرح بہت بہتر ہو گئی ہے۔ چند دہائیاں پہلے بعض علاج ایسے ہیں جو سوچے بھی نہیں جا سکتے تھے۔ لیکن آج بھی انسان کو یہ بتانے کے لئے کہ شافی تم نہیں بلکہ مَیں ہوں، ایسے کیس جن پر بعض اوقات ڈاکٹروں کو 100 فیصد یقین ہوتا ہے کہ بچ جائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں شفاء نہیں دیتا۔ پس ایک مومن کی نظر ہمیشہ کی طرح اپنی بیماریوں میں بھی بجائے ڈاکٹروں کے اپنے شافی خدا پر ہونی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے ہی بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے کو جو اپنے آپ کو بڑا معالج سمجھتا تھا۔ فرمایا کہ اصل طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے۔ ہاں تُو ایک ہمدردی کرنے والا شخص ہے۔ اس بیماری کا اصل طبیب وہ ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ جو بھی چیز پیدا ہوتی ہے اس کی طرف سے ہے یا انسان کی غلطیوں کے جو منطقی نتیجے نکلتے ہیں پھر قانون قدرت کے تحت انسان کو ان کے نتیجے بھگتنے پڑتے ہیں۔

اس زمانہ میں بھی اپنے آقا و مطاع کی حقیقی پیروی کرنے والے اور غلام صادق سے بھی ایک دفعہ اسی طرح کا واقعہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو جو اپنے آپ کو بڑا ماہر طبیب سمجھتا تھا اور جس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو یقین تھا اس کا خانہ خالی لگتا تھا۔ آپؑ نے ایسے علاج کرنے والے کو بڑا نا پسند فرمایا اور اس سے علاج کروانے سے انکار کر دیا۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کو دوران سر کا عارضہ تھا۔ ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ اسے کرایہ بھیج کر کہیں دُور سے بلوایا گیا۔ اس نے حضورؑ کو دیکھا اور کہا کہ دو دن میں آپ کو آرام کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحب اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے علاج میں ہرگز نہیں کرانا چاہتا۔ یہ کیا خدائی کا دعویٰ کرتا ہے؟ اس کو واپس کرایہ کے روپے اور مزید 25 روپے بھیج دیئے کہ یہ دے کر اس کو رخصت کر دیں۔ چنانچہ اسے واپس بھجوا دیا گیا۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 145۔مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہے اللہ والوں کا طریقہ کہ بیماری کی صورت میں بھی کامل یقین اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے نہ کسی معالج پر، نہ کسی دوائی پر۔ پس اس زمانے میں جب کہ نئی نئی ایجادات ہو گئی ہیں۔ ایسی لائف سپورٹ (Life Support) مشینیں بن گئی ہیں جن سے کافی لمبا عرصہ زندہ رکھا جا سکتا ہے، یا زندگی کو دوبارہ بحال کیا جا سکتا ہے۔ جراحی کے بھی نئے نئے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں۔ لوگوں کی عمریں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے لئے آنحضرت ﷺ اور آپ کے غلام صادق اور زمانے کے امام کا یہ ارشاد اور یہ اسوہ ہے۔

آج سے چند سال پہلے جیسا کہ مَیں نے کہا جو بیماری ناقابل علاج سمجھی جاتی تھی آج اس کے علاج کو معمولی سمجھا جاتا ہے۔ اس ترقی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ انسان اب خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کی حکومت میں یا اس کی صفات میں برابری کا حصہ دار بن گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو اتنی عقل دی ہے کہ وہ نئے علاج بھی دریافت کر رہا ہے اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پھر اپنا فضل کرتے ہوئے انسان کو شفا بھی دے رہا ہے۔ شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ انسان تو جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک ہمدردی کرنے والا شخص ہے اور ہر ریسرچ کرنے والے کو جو بیماریوں کے علاج کے لئے ریسرچ کرتا ہے اور ہر ڈاکٹر کو اور طبیب کو صرف دوسرے انسان اور اپنے مریض کا ہمدرد بنتے ہوئے انسان کی بہتری کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔ غیر تو اس طرح نہیں سوچتے لیکن ایک احمدی کی سوچ یہی ہونی چاہئے۔

پس ہر احمدی ڈاکٹر اور ریسرچ کرنے والے کو اپنے مریضوں کے لئے اس انسانی ہمدردی کے جذبہ سے کام کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ڈاکٹرز (ربوہ کے ہسپتالوں میں بھی، افریقہ میں بھی) اپنے نسخوں کے اوپر هُوَ الشَّافِی لکھتے ہیں۔ اگر ہر ڈاکٹر دنیا میں ہر جگہ اس طرح لکھتا ہو اور ساتھ اس کا ترجمہ بھی لکھ دے تو یہ بھی دوسروں پر ایک نیک اثر ڈالنے والی بات ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو بھی جذب کرنے والی ہو گی اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ میں شفاء بھی بڑھا دے گا۔ اکثر پرانے ڈاکٹرز تو مجھے امید ہے کہ یہ کرتے ہوں گے لیکن بہت سے نوجوان ڈاکٹرز شاید اس طرف توجہ نہ دیتے ہوں۔ تو ان کو بھی مَیں اس لحاظ سے توجہ دلا رہا ہوں۔ ہر احمدی جو معالج ہے ہمیشہ سب سے پہلے یہ ذہن میں رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی عقل اور علم سے مَیں علاج تو کر رہا ہوں لیکن شافی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کا اِذن ہو گا تو میرے علاج میں برکت پڑے گی اور ظاہر ہے جب یہ سوچ ہو گی تو پھر ڈاکٹر کی دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی اور جب دعا کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور اس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ میں شفاء بھی بڑھے گی تو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین بھی بڑھے گا اور اس طرح روحانیت میں بھی ترقی ہو گی۔ اسی طرح مریض ہیں، ان کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ فلاں ڈاکٹر میرا علاج کرے گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا یا فلاں ہسپتال سب سے اچھا ہے وہاں جاؤں گا تو ٹھیک ہوں گا۔ ٹھیک ہے سہولتوں سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے لیکن مکمل انحصار ان پر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ شافی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا اذن ہو گا تو مَیں شفا پاؤں گا۔ اس لئے جس ڈاکٹر سے بھی ایک مریض علاج کروا رہا ہے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس ڈاکٹر کے ہاتھ میں شفا رکھ دے اور اسے صحیح راستہ سمجھائے۔ ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ شفا دے تو اس کی ذات پر بھروسہ رکھتے ہوئے شفا دے۔ اللہ کے فضل سے جس طرح مجھے اپنے یا اپنے عزیزوں کی بیماری پر دعا کے لئے لوگوں کے خطوط آتے ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی کو علاج کے لئے خدا تعالیٰ کی ذات پر بڑا یقین ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض دفعہ طبائع میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ فلاں ڈاکٹر کا علاج ہی میری کامیابی ہے اور یہ بات بھی ایک طرح سے مخفی شرک میں شمار ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جو بہت ماہر طبیب تھے۔ ان کے بہت سارے واقعات ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ مَیں اس ضمن میں بیان کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ ان کا ایک لڑکا تھا۔ وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا اور مر گیا۔ اس کے چند روز بعد مَیں گیا۔ میرے ہاتھ سے انہوں نے کسی پیچش کے مریض کو اچھا ہوتے ہوئے دیکھا۔ مجھ سے فرمانے لگیں کہ بھائی اگر تم آ جاتے تو میرا لڑکا بچ ہی جاتا۔ مَیں نے ان سے کہا کہ تمہارے ایک لڑکا ہو گا اور میرے سامنے پیچش کے مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا۔ چنانچہ وہ حاملہ ہوئیں اور ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ پھر جب وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا، ان کو میری بات یاد آئی۔ مجھ سے کہنے لگیں کہ اچھا دعا ہی کرو۔ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ آپ کو اس کے عوض میں ایک اور لڑکا دے گا لیکن اس کو تو اب جانے ہی دو۔ چنانچہ وہ لڑکا فوت ہو گیا اور اس کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہوا جو زندہ رہا اور اب تک زندہ اور برسر روزگار ہے۔ یہ الٰہی غیرت تھی۔ (مرقاۃ الیقین۔صفحہ 199)

اسی طرح حضرت میر محمد اسماعیلؓ صاحب کا واقعہ ہے کہتے ہیں کہ 1907ء میں لاہور میو ہسپتال میں ہاؤس سرجن تھا کہ میری بڑی سالی ہمارے ہاں اپنی بہن سے ملنے آئیں۔ شاید مہینہ بھر یا کم و بیش وہ ہمارے ہاں ٹھہریں۔ وہ نہ صرف میری سالی تھیں بلکہ میری پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ وہ آئی اس طرح تھیں کہ ان کے ہاں ایک لڑکی ہوئی تھی جو کچھ مہینے زندہ رہ کر مر گئی۔ اس کے مرنے کے صدمہ کو بھلانے کے لئے وہ اپنی چھوٹی بہن کے ہاں آئی تھیں۔ یہاں آکر وہ کہتے ہیں کہ اس بات کا بار بار ذکر کیا کرتی تھیں کہ اگر میرے بہنوئی ڈاکٹر صاحب (یعنی ڈاکٹر میر اسماعیل صاحب) میرے پاس ہوتے تو میری لڑکی نہ مرتی۔ جب انہوں نے کئی دفعہ اس بات کا ذکر کیا تو مجھے خدا تعالیٰ کے متعلق بڑی غیرت آئی۔ مَیں نے کہا کہ اب ان کے ہاں ضرور ایک لڑکا پیدا ہو گا اور وہ میرے زیر علاج رہ کر میرے ہی ہاتھوں مرے گا۔ بات گئی آئی ہو گئی۔ کہتے ہیں پھر اس کے بعد ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اور وہ چلہ کر کے اپنی بہن کو ملنے کے لئے اس بچے کے ساتھ آئیں اور رستے میں تھرمس میں گرم دودھ ڈالنے کی وجہ سے دودھ پھٹ گیا اور وہ وہی پلاتی رہیں جس کی وجہ سے بیٹے کو سخت تکلیف ہو گئی اور ہر قسم کا علاج کیا۔ اس کا پیٹ خراب ہو گیا۔ خود بھی ڈاکٹر صاحب نے علاج کیا اور دوسروں سے بھی علاج کروایا لیکن کہتے ہیں کہ بچہ اچھا نہ ہوا اور دو ہفتہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ ان کے ہاں نرینہ اولاد کی کمی تھی۔ ماں کو سخت صدمہ تھا۔ تو میر صاحب کہتے ہیں مجھے اس وقت وہ بات یاد آئی جو مَیں نے چھ سال پہلے لاہور میں کہی تھی کہ ان کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا اور وہ میرے ہاتھوں مرے گا۔ تاکہ ان کا شرک ٹوٹے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(آپ بیتی از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب صفحہ نمبر 29-30)

تو یہ وہ لوگ تھے جو ہر قسم کے مخفی شرک سے بھی اپنے آپ کو بچاتے تھے اور دوسروں کو بھی خدا تعالیٰ کی ذات کی حقیقی پہچان کروا کر شرک سے بچانے والے تھے۔ ان کے دل خدا تعالیٰ کی یاد پر یقین سے بھرے ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی نے اس کو اور نکھار دیا تھا۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ

ڈاکٹر یا طبیب کا علاج بھی اس وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ جو شافی ہے اس کی بھی مرضی ہو۔

پس اس کی صفت کے واسطے سے مریض کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوائی بھی رکھی ہے۔ یہ ریسرچ کرنے والے جو مختلف بیماریوں کی نت نئ دوائیاں نکالتے ہیں تو یہ ان چیزوں سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ بے شمار جڑی بوٹیاں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ بعض کیڑے مکوڑے ہیں۔ بعض زہریلے جانور ہیں جن کے زہر میں بھی اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔ سانپ کے زہر سے بھی دوائیاں بنتی ہیں۔ وہی زہر جو اگر براہ راست سانپ کے کاٹے سے انسان کے جسم میں جائے تو موت کا سبب بن جاتا ہے لیکن وہی زہر جب دوائی کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو تریاق بن جاتا ہے۔ پس یہ بھی ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے علاج کے لئے دوائیں بھی مہیا فرمائی ہیں اور پھر انسان کو عقل بھی دی کہ ان کا استعمال کس طرح کرنا ہے۔

قرآن کریم نے شفاء کے حوالے سے خاص طور پر شہد کا ذکر کیا ہے اور اسے شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کہا گیا ہے یعنی انسانوں کے لئے شفا ہے اور اس بات کو مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلمانوں نے سمجھا ہے اور جتنی ریسرچ شہد پر ہو رہی ہے۔ اور اس کے خواص بیان کئے جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے مختلف کمبینیشنز (Combinations) بنائی جاتی ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں رائل جیلی (Royal Jelly) ہے۔ اس کے بھی خواص ہیں۔ بیشمار ریسرچ دنیا میں اس پر ہو رہی ہے اور ہوئی بھی ہے اور ہر ایک یہ ثابت کرتا ہے کہ اس میں شفا ہے۔ اور Propolis دوائی بھی اس سے بنی ہے۔ اس سے تو آئنٹمنٹس (Ointments) بن رہی ہیں۔ یعنی ایسے زخم جو بعض دفعہ کسی بھی دوائی سے ٹھیک نہیں ہو رہے تھے شہد کی آئنٹمنٹ کی دوائی سے ٹھیک ہوتے رہے۔

آج کل شہد کی مکھیوں کے چھتوں پر ایک خاص قسم کے کیڑے کا بھی حملہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے شہد پر ریسرچ کرنے والے بڑے پریشان ہیں یا پالنے والے بھی پریشان ہیں اور یہ دنیا میں بڑے وسیع پیمانے پر ہوا ہے کسی خاص ملک میں نہیں۔ یہ کیڑے کا حملہ ہے جو شہد کی مکھیوں کی موت کا باعث بن جاتا ہے اور شہد کی مکھی کے چھتے میں باوجود بہت ساری حفاظتی روکیں ہوتی ہیں۔ داخل ہونے سے پہلے اینٹی بایوٹک کی قسم کی ایک چیز ان کے سوراخوں میں لگی ہوتی ہے اور جن سے گزرتے ہوئے اپنے آپ کو صاف کر رہی ہوتی ہیں اس کے باوجود ان روکوں سے گزر کر یہ کیڑا حملہ کر رہا ہے اور مکھیوں کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی وجہ سے مکھیاں پالنے والے بھی اور ریسرچ والے بھی بڑے پریشان ہیں۔ اس پر بڑی تحقیق ہو رہی ہے کہ اس کیڑے کو کس طرح ختم کیا جائے اور پھر اس بیماری سے کس طرح چھٹکارا پایا جائے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ اگر یہی حال رہا تو چند سالوں میں شہد کی مکھی نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی۔ یا بعض جگہوں پر بالکل ختم ہو جائے گی۔ مَیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے یہ اندازے غلط ہیں کہ مکھی ختم ہو جائے گی یا شہد ختم ہو جائے گا کیونکہ یہ مثال جو قرآن کریم نے دی ہے یہ مثال ہی اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ ختم نہیں ہوگا۔ جس طرح قرآن کریم نے رہتی دنیا تک رہنا ہے۔ یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ چلیں گی جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ شفاء بھی ہے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ بعض علاقوں میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھانے کے لئے اور انسان کے بڑھے ہوئے شرک کی وجہ سے سزا کے طور پر اس میں کمی کر دے۔ احمدیوں کو بھی ریسرچ میں آنا چاہئے۔ کیونکہ شہد کی مکھی کا سلسلہ بھی وحی کے سلسلے سے جڑا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا جو وحدانیت اور وحی سے خاص طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ اس سوچ کی وجہ سے میں احمدیوں کو کہہ رہا ہوں کہ احمدیوں کو شہد کی مکھی کی ریسرچ میں آ کر اس وجہ کو تلاش کرنا چاہئے جس سے باہر کے کیڑے نے آ کر شہد کے چھتوں میں یہ فساد پیدا کیا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ اس وقت کوئی احمدی اس فیلڈ میں ہے کہ نہیں اگر کوئی ہے تو مجھے اس بارہ میں بتائیں۔

ضمناً مَیں یہ بھی کہہ دوں کہ مَیں احمدی طلباء سے کچھ سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ہر قسم کی ریسرچ کے میدان میں آگے آئیں۔ یہ میدان بڑی تیزی سے ان ملکوں میں خالی ہو رہا ہے اور دنیا کو اس کی ضرورت بھی ہے۔ اس سے ترقی یافتہ ملکوں میں احمدیوں کے پاؤں بھی جمیں گے اور جو دوسرے ملکوں سے آئے ہیں۔ اور جو یہاں کے احمدی ہیں ان کو تو کرنا ہی چاہئے۔ اس ریسرچ کی وجہ سے وہ اپنے ملکوں کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں گے۔ تو بہرحال یہ بات ہو رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کے علاج بھی پیدا کئے ہوئے ہیں اور اس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے اور احادیث میں بھی ذکر ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث پیش کرتا ہوں جن میں آپؐ نے بعض بیماریوں کے لئے علاج بیان فرمایا ہے۔

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اپنا ہاتھ میری چھاتی پر رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک مَیں نے دل پر محسوس کی۔ آپ نے فرمایا تمہیں دل کا مرض ہے۔ تم ثقیف قبیلہ کے حلیف حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبابت کرتا ہے۔ اسے چاہئے کہ سات عجوہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت کوٹ ڈالے اور پھر ان کی دوائی بنا کر تیرے منہ میں ڈالے۔ تو دل کی بیماری کے لئے عجوہ کھجوروں کی طرف نشاندہی فرمائی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی تمرۃ العجوۃ۔ حدیث نمبر 3875)

پھر حضرت عباسؓ سے روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین چیزوں میں شفا ہے۔ شہد کے گھونٹ میں، نشتر سے چیر لگانے میں یعنی جراحی (سرجری جسے کہتے ہیں) اور آگ سے داغنے میں، آگ سے بھی علاج کیا جاتا تھا زخموں کو جلایا جاتا تھا۔ فرمایا کہ مَیں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الطب۔ باب الشفاء فی ثلاث۔ حدیث نمبر 5680)

پھر ایک روایت میں حضرت خالد بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر تھا وہ راستے میں بیمار ہو گیا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو بیمار ہی تھا۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے ہم سے کہا کہ تم سیاہ دانے کو استعمال کرو۔ اس میں سے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو۔ پھر اسے تیل کے ساتھ ملا کر قطروں کی صورت میں اس کی ناک میں ڈالو۔ اس طرف سے بھی اور دوسری طرف سے بھی، دونوں طرف سے۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک یہ سیاہ دانہ ہر بیماری سے شفاء کا ذریعہ ہے سوائے سَام کے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا سام کیا ہے آپ نے فرمایا موت۔ (یہ سیاہ دانہ کلونجی ہے)۔

(بخاری کتاب الطب باب الحبۃ السوداء۔ حدیث نمبر 5687)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت سعید بن زید کہتے ہیں کہ مَیں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی مَنّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا کا باعث ہے۔ (کھمبی جو مشروم ہوتی ہے)۔ (بخاری کتاب الطب باب المن شفاء للعین۔ حدیث نمبر 5708)

اسی طرح حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کا شعلہ ہے پس تم اسے پانی سے بجھاؤ۔

(بخاری کتاب الطب باب الحمی من فیح جہنم۔ حدیث نمبر 5723)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بڑا شدید بخار تھا تو یہ صحابی پوچھنے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ کے اوپر پانی کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی آپ کے جسم پر گر رہا تھا۔ تو یہ علاج آنحضرت ﷺ خود بھی کیا کرتے تھے۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہئے کہ اسے پوری طرح غوطے دے، اس میں ڈبو دے، پھر اس کو پھینک دے کیونکہ اس کے پروں میں سے ایک میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(بخاری کتاب الطب۔ باب اذا وقع الذباب فی الاناء۔ حدیث نمبر 5782)

آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہ مکھی کے بارہ میں یہ جو ہمیں بتایا ہے۔ آج کے سائنس دان بھی اس پر ریسرچ کر رہے ہیں اور اس نتیجے پر پہنچ رہے ہیں کہ اس میں ایسی چیز ہے جو بیکٹیریا کو ختم کرتی ہے۔ ایک ریسرچ کرنے والے نے لکھا ہے کہ مکھی کو Ethenol میں ڈبو کر اس کو بعض قسم کے بیکٹیریا بشمول ہسپتال کے پیتھوجن (Pathogen) پر استعمال کیا گیا تو اس میں اینٹی بایوٹک عمل ظاہر ہوا اور جتنے بیکٹیریا تھے وہ مر گئے۔

ایک اور ریسرچ ٹوکیو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کی ہے۔ کہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں لوگ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ ہسپتالوں میں مکھیاں اینٹی بایوٹک کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں۔ مکھیوں میں ایسی چیز بھی نکلی ہے جو قوت مدافعت پیدا کرتی ہے۔ رزسٹنس (Resistance) پیدا کرتی ہے۔ یا امیون سسٹم (Immune System) کو ڈویلپ کرتی ہے۔ مکھیوں کی ریسرچ کی طرف سائنسدانوں کا خیال اس لئے بھی گیا کہ مکھیاں گندی جگہوں پر بیٹھتی ہیں۔ بہت ساری بیماریوں کو لئے پھرتی ہیں۔ کالرا (Cholara) وغیرہ کے جراثیم بھی اس میں ہوتے ہیں لیکن یہ خود کسی بیماری سے متاثر نہیں ہوتیں۔ اس بات کی وجہ سے ان کو اس پہ ریسرچ کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور تب انہوں نے دیکھا کہ اس میں اینٹی بیکٹیریئل (Ani Bicterial) قسم کی کچھ چیزیں پائی جاتی ہیں۔ یہ بھی انہوں نے دیکھا کہ جب مکھی کسی سیال (Liquid) چیز پانی یا دودھ وغیرہ میں گرتی ہے تو اس کو بیماری کے بعض جراثیم سے خراب کر دیتی ہے۔ اس کے پروں پر جو جراثیم لگے ہوتے ہیں فوری طور پر وہاں ان کا اثر شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس مکھی کو ڈبو دیا جائے تو اس میں سے ایسے انزائمز نکلتے ہیں جو اردگرد کے بیکٹیریا کو فوراً مار دیتے ہیں۔ تو اسلام کے شافی خدا کی یہ عجیب حیرت انگیز شان ہے جس نے اپنے نبی ﷺ کو آج سے 14 سو سال پہلے علاج کے یہ طریقے سکھا دیئے جن پر آج دنیا ریسرچ کر رہی ہے۔ لیکن ان سب علاجوں کی نشاندہی کے باوجود آنحضرت ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو خاص طور پر یہی بتایا اور اس بات پر زور دیا ہے کہ دعا علاج ہے، صدقہ علاج ہے، علاج کے ساتھ صدقہ اور دعا کرو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ تم اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ساتھ کرو اور اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو کیونکہ یہ تم سے مشکلات اور امراض کو دور کرتی ہے۔ (کنزالعمال جلد 5 الکتاب الثالث من حرف الطاء۔ کتاب الطب والرقی الفصل الاول۔ حدیث نمبر 28179)

پھر ایک حدیث میں ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ اپنے گھر والوں کے لئے پناہ مانگتے اور اپنے داہنے ہاتھ کو چھوتے اور فرماتے، اے اللہ! لوگوں کے ربّ، بیماری کو دور کر دے، تو اسے شفا عطا کر اور تو ہی شافی ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو بیماری کا نام

ونشان بھی نہ چھوڑے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاس۔ اِشْفِ وَ اَنْتَ الشَّافِی ۔ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ۔ اِشْفِنِی شِفَاءً کَامِلاً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

پس یہ اصل ہے جس پر ایک مومن کو کامل ایمان ہونا چاہئے کہ علاج بھی بےشک خداتعالیٰ کے بتائے ہوئے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے طریق پر ہی ہوتے ہیں۔ لیکن انحصار صرف اور صرف خداتعالیٰ کی ذات پر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو شفا دینے والی ہے۔ جب سب علاج بےکار ہو جاتے ہیں تو دعا سے اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے۔ اس کے بارہ میں بھی ہمیں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں واقعات ملتے ہیں۔ آپؐ کے صحابہؓ کی زندگی میں ملتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ملتے ہیں۔ آپؑ کے صحابہؓ کی زندگی میں ملتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک ہم شفا پانے اور احیاء موتیٰ کے نشان دیکھتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ دیوانہ ہے اور ہمارے کھانے کے اوقات میں اس کی دیوانگی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کو خاص طور پر کوئی دورہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہمارے کھانے کو برباد کر دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کی چھاتی پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی۔ اس بچے نے قے کر دی اور اس کے منہ سے کوئی سیاہ رنگ کی چھوٹی سی چیز نکلی اور اس نے چلنا شروع کر دیا۔ اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند عبداللہ بن عباس۔ جلد اول صفحہ 634۔ ایڈیشن 1998ء۔ حدیث نمبر 2133)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت سلمیٰؓ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا۔ مَیں نے پوچھا اے ابومسلم یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ خیبر کے دن مجھے یہ زخم آیا تھا۔ لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت سلمیٰ کو زخم آیا ہے۔ مَیں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ تو آپ نے اس زخم پہ تین بار پھونک ماری تو اس کے بعد مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

(بخاری کتاب المغازی۔ باب غزوۃ ذات قرد۔ حدیث نمبر 4206)

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہمیں اس طرح کے نشان ملتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر خود فرماتے ہیں کہ سردار نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خان ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہ دیتی تھی۔ گویا کہ وہ مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت مَیں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ یا الٰہی! مَیں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں، اس کے جواب میں خداتعالیٰ نے فرمایا۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (البقرۃ:255) یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تب مَیں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خداتعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن میں آیا، تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22۔ صفحہ 229-230)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ 1904ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بہت بیمار ہو گئے تھے اور اس بیماری کی حالت میں ایک وقت تنگی اور تکلیف کا ان پر ایسا آیا کہ ان کی بیوی مرحومہ نے سمجھا کہ ان کا آخری وقت ہے۔ وہ روتی چیختی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں۔ حضورؑ نے تھوڑی سی مشک دی کہ انہیں کھلاؤ اور مَیں دعا کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسی وقت وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے صبح کا وقت تھا۔ حضرت مفتی صاحب کو مُشک کھلائی گئی اور ان کی حالت اچھی ہونے لگی۔ تھوڑی دیر میں طبیعت سنبھل گئی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ جلد پنجم صفحہ 510)

منشی ظفر احمد صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی ایک رشتہ دار کو امروھہ سے قادیان لائے وہ شخص فربہ اندام موٹا تھا۔ 50-60 سال کی عمر کا ہو گا اور کانوں سے اس قدر بہرہ تھا کہ سننے کے لئے ایک ربڑ کی نلکی کانوں میں لگایا کرتا تھا اور زور سے بولتے تو قدرے سنتا تھا۔ حضرت صاحب ایک دن تقریر فرما رہے تھے اور وہ بھی بیٹھا تھا۔ اس نے عرض کی کہ حضور مجھے بالکل سنائی نہیں دیتا۔ میرے لئے دعا فرمائیں کہ مجھے آپ کی تقریر سنائی دینے لگے۔ آپ نے دوران تقریر میں اس کی طرف روئے مبارک کر کے فرمایا کہ خدا قادر ہے۔ اسی وقت اس کی سماعت کھل گئی، سننے لگا اور کہنے لگا۔ حضور آپ کی ساری تقریر مجھے سنائی دیتی ہے اور نلکی بھی اس نے ہٹا دی۔ (اصحاب احمد۔ جلد چہارم۔ صفحہ 179)

میاں نذیر حسین صاحب ابن حضرت حکیم مرہم عیسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت میاں چراغ دین کے ہاں پہلا بچہ یعنی ہمارے والد صاحب حکیم مرہم عیسیٰ صاحب پیدا ہوئے تو آپ پانچ سال کی عمر تک نہ چلنا سیکھے اور نہ بولنا۔ اس پر ایک روز جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمارے دادا محترم نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ حضورؑ میرا صرف ایک ہی لڑکا ہے اور وہ بھی گونگا اور لُنجا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ تندرست ہو جائے۔ حضور نے فرمایا میاں صاحب اس بچے کو لے آئیں۔ چنانچہ حضور نے محترم حکیم صاحب کو اپنی گود میں لے کر ایک لمبی دعا کی اور فرمایا کہ خداتعالیٰ چاہے گا تو یہ بچہ درست ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور جب دوبارہ تشریف لائے تو حضرت میاں چراغ دین صاحب سے فرمایا کہ خداتعالیٰ نے ہماری دعا قبول فرما لی ہے۔ آپ کا یہ بچہ بڑا بولنے والا اور چلنے والا ہو گا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو 80-90 سال کی عمر میں اس قدر اونچی اور مسلسل بولتے دیکھا کہ ہم حیران رہ جاتے تھے۔ (تاریخ احمدیت لاہور۔ صفحہ 167)

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ مَیں قادیان آیا تو حضرت صاحب گول کمرے میں ٹہل رہے تھے۔ مجھے شدید کھانسی تھی اور کسی طرح ہٹتی نہیں تھی۔ کئی علاج کر چکا تھا جیسا کہ حضور کی عادت تھی۔ فرمایا میاں زین العابدین کیسے آئے؟ عرض کیا کہ حضور کھانسی ہے اور اس قدر شدید ہے کہ پتہ نہیں تھا کہ دوسرا سانس آئے گا یا نہیں۔ فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ کتنے عرصے کی ہے۔ عرض کیا کہ چھ ماہ کی۔ فرمایا کہ اب تک اطلاع کیوں نہ دی۔ اب تو بیماری پرانی ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا اچھا امیرانہ علاج کروانا ہے یا غریبانہ؟ تو عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ فرمایا کہ زمیندار بالعموم غریب ہی ہوتے ہیں۔ اچھا علاج کے لئے آپ کتنے پیسے لائے ہیں۔ عرض کیا پانچ روپے۔ فرمایا لاؤ۔ مَیں نے دے دیئے۔ فرمایا جاؤ اب آپ کو آئندہ کبھی کھانسی نہیں ہو گی۔ مَیں نے عرض کیا جیسا کہ میری عادت تھی کہ بڑی بےتکلفی سے سب کچھ کہہ دیتا تھا۔ حضور جانتے تھے کہ زمیندار سادہ طبیعت ہوتے ہیں۔ اس لئے حضور برا نہیں مناتے تھے کہ کیا حضور کے پاس کوئی جادو ہے کہ حضور کا صرف زبان سے کہہ دینا بیماری دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے فرمایا مَیں جو کہتا ہوں بیماری نہیں ہو گی۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے بھائی حافظ حامد علی صاحب آ گئے حضور نے فرمایا حامد علی! ہم نے آپ کے بھائی سے پانچ روپے لئے ہیں اور ان کو کہہ دیا کہ آپ کو اب کھانسی نہیں ہو گی۔ مگر گاؤں کے لوگوں کو تسلی نہیں ہوتی جب تک ان کو دوا نہ دی جائے ان کو بازار سے ملٹھی دھیلے کی، اور بادام دھیلے کے، الائچی دھیلے کی اور منقّہ دھیلے کا لا کر دیں۔ تو جب وہ لے آئے (کیونکہ دھیلے کی بھی کافی چیزیں مل جاتی تھیں) تو حضرت صاحب نے خود گولیاں بنا دیں اور فرمایا میاں زین العابدین آپ کی کھانسی بھی دور ہو جائے گی اور پانچ روپے میں موٹے تازے بھی ہو جاؤ گے۔ کھانسی تو آپ کی دور ہو گئی۔ اب یہ پانچ روپے لے لو اور اس کا گھی استعمال کرو موٹے بھی ہو جاؤ گے۔ کہتے ہیں میں نے بڑا اصرار کیا کہ حضور یہ رکھ لیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہیں۔ آپ کو کوئی فیس کی ضرورت تو نہیں تھی۔ یہ تو ایک شفقت کا پیار کا اظہار تھا مریدوں سے۔

(اصحاب احمد۔ جلد 13 صفحہ 96-97۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اصل چیز اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہے کہ وہ شافی خدا ہے۔ علاج بھی اس وقت فائدہ دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ دوا تو اندازہ ہے اور وہ اللہ کے اذن سے ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب اپنے ربّ کی خصوصیات بیان کیں۔ اس کے فضل اور اس کی قدرت کا ذکر کیا تو فرمایا وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ (الشعراء:81) کہ جب مَیں بیمار ہوتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے شفا دیتا ہے۔

یہاں آپ نے ''مَیں بیمار ہوتا ہوں'' کہہ کر وہی بات بیان کی ہے کہ بعض دفعہ انسان اپنی غلطیوں کی وجہ سے پکڑا جاتا ہے اور پھر ان غلطیوں کی وجہ سے بعض بیماریاں اس کو آ جاتی ہیں کیونکہ قانون قدرت چلتا ہے۔ تو فرمایا کہ جب مَیں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے تو پھر انسان شفا پاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو جتنے مرضی انسان علاج کر لے انسان نہیں بچتا۔ پس حضرت ابراہیمؑ نے یہ فرمایا۔ کہ مَیں اپنی غلطیوں کی وجہ سے بیمار ہوتا ہوں اور میرا خدا اپنے فضل سے مجھے شفاء دے دیتا ہے اور یہ سب دوائیاں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں جو ہمیں میسر ہیں اور پھر ان کے استعمال سے شفا بھی اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتا ہے۔

پس ان سب علاجوں کے فائدے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے سے حاصل ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سن کر اپنے شافی ہونے کی صفت کو بھی حرکت میں لاتا ہے اور مزید شفا پاتا ہے اور بعض دفعہ صرف دعا ہی کام کر جاتی ہے جیسا کہ میں نے بعض واقعات سنائے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا ادراک حاصل کرنا یہی اصل میں مومن کی شان ہے۔

اللہ کرے کہ ہم سب یہ حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہمارے سب مریضوں کو شفا عطا فرمائے۔

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

تقریر جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ء:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلامی خدمات کے آئینہ میں

............(از محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان)............

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (سورۃ صف آیت:۱۰)

تیرہویں صدی ہجری کے اواخر یا اُنیسویں صدی عیسوی کا زمانہ تھا جب صلحاء واقطاب اور مجددین اُمّت کی روشنی کم ہونے لگی اور صلیبی فتنہ کے غلبہ اور دجّال اور یاجوج ماجوج کی کارستانیوں نے زمین کو گمراہی سے بھر دیا تھا۔ تب رحمت الٰہی نے جوش مارا اور ملأ اعلیٰ کو حکم ہوا کہ جاؤ اور زمین پر سے اُس محی کو ڈھونڈ نکالو جس نے عشق محمدؐ میں سرشار ہو کر اور متابعتِ رسولؐ میں فنا ہو کر ایسی قوت احیاء اپنے اندر پیدا کر لی ہو جس کو مَیں اس تاریک دَور میں احیاء اسلام کے لئے روشنی کا مینار بنا کر کھڑا کروں۔ وہ ملائک قادیان کی اس مقدس بستی میں گمنامی میں پڑے ایک شخص کے سرہانے آکر رُک گئے اور کہا ''ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ'' کہ اے خدا یہ شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔ ہاں یہی وہ پاک وجود ہے جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

یہ ایک کشفی نظارہ تھا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھایا گیا تھا۔ جس کا خلاصہ مَیں نے پیش کیا ہے۔

سورۃ صف کی جس آیتِ کریمہ کی مَیں نے تلاوت کی ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے: وہی (خدا) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔ تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام ادیان پر، دینِ اسلام کا غلبہ، مسیح موعود کے ساتھ وابستہ ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ:

''تخمیناً عرصہ بیس سال کا گزرا ہے (یہ تحریر آپ کی تصنیف تریاق القلوب کے صفحہ: ۴۷ سے لی گئی ہے جو ۱۹۰۲ء میں طبع ہوئی تھی) کہ مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا..... اور مجھ کو اس کو یہ معنے سمجھائے گئے تھے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔ سو جس قدر اولیاء اور ابدال مجھ سے پہلے گزر گئے ہیں، کسی نے ان میں سے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا

اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے۔ لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اس آیت کا مصداق تو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دینِ اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی۔''

غلبہ اسلام کی آسمانی مہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کی گئی وہ کوئی معمولی مہم نہیں تھی۔ اس کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ حضور علیہ السلام کے اِس ارشاد سے ہوجاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اُسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔''

(رسالہ فتح اسلام مطبوعہ ۱۳۰۸ ہجری صفحہ ۹-۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ سب سے پہلے اس مطالبہ کو پورا کرنے والا وجود آپؑ ہی کا تھا۔ اسلامی خدمات کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے دل میں انتہائی جوش بھر دیا تھا۔ آپؑ کی راتیں دُعاؤں میں گزرتی تھیں تو دن اسی غور وفکر اور کاوشوں میں گزرتے تھے کہ کسی طرح اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کر کے دکھایا جائے۔ اِس مقصد کے لئے آپؑ دیگر مذاہب کی کتابوں کو اور اسلام پر کئے گئے اعتراضات کو ہمیشہ پڑھتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپؑ نے خود فرمایا:

''مَیں سولہ سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا ہوں اور اُن کے اعتراضات پر غور کرتا رہا ہوں۔ مَیں نے ایک جگہ اُن اعتراضوں کو جمع کیا ہے جو عیسائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ اُن کی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچی ہوئی ہے.... مَیں جوں جوں اُن کے اعتراضوں کو پڑھتا جاتا تھا اسی قدر ان اعتراضوں کی ذلّت میرے دل میں سماتی جاتی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت سے دل عطر کے شیشہ کی طرح نظر آتا تھا۔''

(الحکم بحوالہ حیات احمدؑ، جلد اوّل نمبر ۳، صفحہ نمبر ۵۹-۶۰، مصنفہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء میں جبکہ آپؑ ضلع سیالکوٹ میں محرّر تھے، مولوی سراج الدین احمد صاحب بانی اخبار زمیندار نے اپنے ذاتی تجربہ اور علم کی بناء پر یہ گواہی دی تھی کہ:

''اِس وقت آپ کی عمر ۲۲-۲۴ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صَرف ہوتا تھا اور عوام سے کم ملتے تھے۔''

(الحکم بحوالہ حیاتِ احمدؑ، جلد اوّل نمبر ۳، صفحہ ۴۲)

اس دَور میں آپؑ نے عیسائیوں، آریوں اور برہموسماج سے تحریری مناظرات شروع کر دیئے تھے اور بنگلور سے شائع ہونے والے اخبار منشور محمدیؐ میں اسلام کی تائید میں آپ کے مضامین شائع ہونے لگے۔ پھر جب ۱۸۷۴ء میں آپؑ کے والد ماجد کی وفات ہوگئی تو پھر دنیوی مشاغل سے کُلّیۃً فارغ ہو کر آپؑ ہمہ وقت اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمتِ اسلام میں مصروف ہوگئے اور سلطان القلم کی حیثیت سے اثبات اسلام اور حقیقتِ نبوت وقرآن کے سلسلہ میں آپ کی پہلی معرکۃ الآراء تصنیف جو براہین احمدیہ کے نام سے مشہور ہے منظر عام پر آئی جس میں دیگر مذاہب والوں کو ان دلائل کا مقابلہ کرنے کے لئے دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج بھی دیا گیا تھا۔ اس کتاب نے جہاں دیگر اہل مذاہب کو لاجواب کر دیا تھا وہاں دردمند دل رکھنے والے مسلمانوں کی پژمُردہ روحوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی۔

اس عظیم الشان تصنیف کے متعلق جس کے ذریعے گویا اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی گئی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُسی دَور میں جبکہ آپؑ دیگر مذاہب کی کتب کے مطالعہ اور اعتراضات کے جمع کرنے اور علمی مضامین لکھنے اور مباحثات کرنے میں مصروف تھے، خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رؤیا میں اس کتاب کی برکات کا مشاہدہ کرا دیا گیا تھا۔ چنانچہ آپؑ لکھتے ہیں:

''اِس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں ..... جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اُس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تصنیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ اِس کا نام مَیں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کمال استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق (کہنی) تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ وجلال اور بڑے حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کُرسی پر جلوہ فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا مَیں اُس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش مَیں نے اُس نئے زندہ کو دیدی اور اُس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلعم کی کُرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اور اسلام کی تازگی اور ترقی کی اشارت تھی۔ تب اُسی نور کا مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔''

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸، بحوالہ سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۲۳۶)

اس بابرکت تصنیف کے متعلق مشہور مسلم اخبار ''منشور محمدی'' بنگلور کے مدیر مولانا محمد شریف صاحب نے اُسی زمانہ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

''اس کتاب کی زیادہ تعریف کرنی حدّ امکان سے باہر ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس تحقیق وتدقیق سے اس کتاب میں مخالفین اسلام پر حجت اسلام قائم کی گئی ہے وہ کسی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں.... اشاعت اسلام اور حقیقت نبوت وقرآن میں یہ لاجواب کتاب اپنی نظیر نہیں رکھتی۔''

(منشور محمدی ۵/ جمادی الآخر ۱۳۰۱ ہجری)

اسی کے ساتھ آپؑ کی ایک اور تصنیف بعنوان آئینہ کمالات اسلام کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو خدمتِ اسلام کے حوالے سے آپؑ کی سیرت اور آپ کی دلی تڑپ کی آئینہ دار ہے۔ اس کے اشتہار میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

''واضح ہو کہ یہ کتاب جس کا نام نامی عنوان میں درج ہے (یعنی ''آئینہ کمالاتِ اسلام''۔ ناقل) ان دنوں میں اس عاجز نے اس غرض سے لکھی ہے کہ دنیا کے لوگوں کو قرآن کریم کے کمالات معلوم ہوں۔ اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے ان کو اطلاع ملے۔ اور مَیں اس بات سے شرمندہ ہوں کہ مَیں نے یہ کہا کہ مَیں نے اس کو لکھا ہے کیوں کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اوّل سے آخر تک اس کے لکھنے میں آپؐ مجھ کو عجیب در عجیب مددیں دی ہیں اور وہ عجیب لطائف ونکات اس میں بھر دیئے ہیں کہ جو انسان کی معمولی طاقتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ اس نے یہ اپنا ایک نشان دکھلایا ہے تا کہ معلوم ہو کہ وہ کیونکر اسلام کی غربت کے زمانہ میں اپنی خاص تائیدوں کے ساتھ اس کی حمایت کرتا ہے اور کیوں کر ایک عاجز انسان کے دل پر تجلی کر کے لاکھوں آدمیوں کے منصوبوں کو خاک میں ملاتا اور اُن کے حملوں کو پاش پاش کر کے دکھلا دیتا ہے۔ مجھے یہ بڑی خواہش ہے کہ مسلمانوں کی اولاد اور اُس کے شرفاء کی ذرّیت جن کے سامنے نئے علوم کی لغزشیں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں اس کتاب کو دیکھیں۔ اگر مجھے وسعت

ہوتی تو مَیں تمام جلدوں کو مفت للہ تقسیم کرتا۔ عزیزو! یہ کتاب قدرتِ حق کا ایک نمونہ ہے اور انسان کی معمولی کوششیں خود بخود اس قدر ذخیرہ معارف کا پیدا نہیں کر سکتیں.....‘‘

’’اخیر میں یہ بات بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔ اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے ھٰذا کتابٌ مبارکٌ فَقُوْمُوْا لِلْاِ جْلَالِ والْاکرام یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔‘‘

(یہ اشتہار آئینہ کمالات اسلام ایڈیشن اوّل مطبوعہ ریاض ہند قادیان کے صفحہ ۴ پر ہے)

جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف دینِ اسلام کا احیاءِ نَو تھا۔ اس لحاظ سے قلم کے ذریعے جو عظیم الشان جہاد آپ نے فرمایا وہ آپ کی سیرت کا بہت اہم پہلو ہے۔ جس طرح ہمارے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں خُلقِ عظیم ظاہر ہوئے اسی طرح بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی سیرت آپؑ کے قلمی جہاد میں نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ آپؑ کی سکونت ایک ایسے مقام پر تھی جو دنیاوی مسائل کے لحاظ سے نا قابل ذکر کوردیہہ تھا۔ چنانچہ قادیان ایک طرف ضلعی شہر گورداسپور سے....میل پر اور دوسری طرف امرتسر شہر سے ۶۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ریل صرف بٹالہ تک آتی تھی آگے بارہ میل کا سفر پیدل یا تانگہ پر کرنا پڑتا تھا۔ معمولی سا ڈاک خانہ تھا اور زیادہ تر ڈاک حضور علیہ السلام ہی کی ہوا کرتی تھی۔ قادیان میں اُس وقت کوئی پرنٹنگ پریس بھی نہیں تھا۔ آپؑ کی کتب کی طباعت امرتسر سے ہوا کرتی تھی۔ براہین احمدیہ کے چھپتے وقت جو پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی اس کے پروف دیکھنے کے لئے آپؑ خود اکیلے امرتسر جایا آیا کرتے تھے۔ پھر بجلی بھی اُس زمانے میں نہیں تھی۔ موم بتیاں جلا کر حضور علیہ السلام تصنیف کا کام کیا کرتے تھے۔ ان نامساعد حالات میں ۲۸ سال کے مختصر عرصہ میں آپؑ نے ۸۰ سے زائد کتب تصنیف فرما کر شائع کیں۔ جن میں سے بعض کتب کئی سَو صفحات پر مشتمل ضخیم کتب ہیں۔ نیز ان کے علاوہ اشتہارات اور مکتوبات کا بھی سلسلہ ساتھ ہی چلتا رہا۔ تحریری مباحثات اور نشان نمائی کی دعوت کے لئے ہزارہا خطوط جو بذریعہ رجسٹری اندرونِ ملک اور یورپ و امریکہ تک بھی بھجوائے گئے۔

دوسری طرف آپؑ کی صحت ایسی تھی کہ دو بیماریاں کثرت پیشاب اور دورانِ سر کی شامل حال تھیں مگر جب اسلام کی تائید و نصرت کا موقع ہوتا تو اپنی سب بیماری بھول جاتے۔ آپؑ کے ایک صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی روایت ہے کہ لدھیانہ میں قیام کے دوران ایک دفعہ سر درد کا دورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِس قدر سخت ہوا کہ ہاتھ پاؤں برف کی مانند سرد ہو گئے۔ مَیں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو نبض بہت کمزور ہو گئی تھی۔ آپؑ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ:

’’اسلام پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے سے میرے بدن میں گرمائی آجائے گی اور دورہ جاتا رہے گا....جب مَیں نے اعتراضات سنائے تو حضورؑ کو جوش آگیا اور فوراً آپؑ بیٹھ گئے اور بڑے زور کی تقریر جواباً کی اور بہت سے لوگ بھی آگئے اور دورہ ہٹ گیا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۴۰۴)

اس جہاد میں آپؑ کا تو یہ حال تھا کہ حوائج بشریہ کے لئے جو وقت خرچ ہوتا وہ بھی گراں گزرتا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا:

’’میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع جاتا ہے یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو مَیں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ ہم دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۰)

آپ کی شبانہ روز مصروفیات کا خلاصہ آپؑ کے اس شعر میں آجاتا ہے ؎

صفِ دُشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

چنانچہ آپؑ کی وفات پر امرتسر کے اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے آپؑ کے قلمی جہاد کا ان الفاظ میں اعتراف کیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

’’....ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے....اُن کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے، مجبور کرتی ہے کہ اس احسان کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے....مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر اُن سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ آئندہ اُمید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔‘‘

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے حوالے سے یہ امر خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام اور شرک کی بیخ کنی کے لئے آپ ہمہ وقت کمر بستہ رہتے تھے اور بالخصوص مسیحی اقوام جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کے منصب پر بٹھایا ہوا ہے اور اُنیسویں صدی میں ہندوستان کو تثلیث کا پرستار بنانے کی اس قدر زور دار مہم چل رہی تھی کہ یہ اعلان کیا جا رہا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان دیکھنے کو بھی نہ ملے گا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غیر طبعی زندگی اور بجسم عنصری زندہ آسمان سے اُترنے اور غلبہ اسلام کے لئے خونی جہاد کرنے کے خیالات دلوں میں جمائے بیٹھے تھے۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا آسان نسخہ عیسائی منادوں کے ہاتھ آگیا تھا چنانچہ بڑے بڑے عالم دین کہلانے والے مولوی سراج الدین، مولوی عماد الدین اور مولوی عبدالحق وغیرہ مرتد ہو کر پادری عماد الدین اور پادری عبدالحق بن بیٹھے۔ اور پُرانے عیسائی پادریوں سے زیادہ اسلام کی مخالفت میں درپئے آزار ہو گئے۔ اُس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ بشارت دی کہ:

’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مفعولا۔‘‘ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱-۵۶۲ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

تب آپ نے قرآن کریم، بائیبل اور تاریخ سے ناقابل تردید دلائل کے ذریعے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت فرمائی اور یہ اعلان فرمایا کہ:

’’جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔‘‘

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۲)

اور مسلمانوں کو نصیحت فرمائی کہ:

’’عیسیٰ کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی حیات ہے۔‘‘

یہاں یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں انگلستان سے ایک بشپ لیفرائے نامی اس عزم کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوا کہ مَیں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ لیکن کس طرح انہیں بے نیل و مرام واپس لوٹنا پڑا اس کی روئداد نور محمد صاحب چشتی نے مولانا اشرف علی صاحب کے ترجمہ قرآن ’’معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ ۵۵ خوبیوں والا‘‘ مطبوعہ ۱۹۳۴ء کے دیباچہ میں شائع کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

’’اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا....ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا...اور حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اُس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو، دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں۔ پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اُس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اُس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اِس ترکیب سے اُس نے ہندوستان سے ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔‘‘

اسی طرح امرتسر میں پادری عبداللہ آتھم سے مناظرہ اور مباہلہ اور امریکہ کے پادری جان الیگزنڈر ڈوئی سے مباہلہ اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی اور استہزاء کے نتیجہ میں ان کے عبرتناک انجام اور عیسائیت کے رد میں ٹھوس دلائل پر مشتمل آپ کی تصانیف اور اسلام کی سچائی اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بخش تاثیرات کے تازہ بتازہ نشان نمائی کی دعوت اور انعامی چیلنجوں کے ذریعے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ و امریکہ اور دیگر بیرونی ممالک میں اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔ چنانچہ اس صورتحال کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی سے اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجنابؐ سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ اُن ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صد ہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو اُن کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا شکریہ کریں کہ اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچے تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیہ وَبارک وسلِّم...‘‘

(تریاق القلوب صفحہ ۵ تا ۷ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

قارئین کرام! خدمت اسلام کے حوالے سے آپؑ کی سیرت طیبہ کا ایک نمایاں پہلو اللہ تعالیٰ کے حضور شبانہ روز دعائیں تھیں۔ دیر رات گئے تک تالیف و تصنیف کا کام کرنے کے باوجود نماز تہجد کے لئے کھڑے ہو جاتے اور سفر میں ہوں یا حضر میں دن بھر کی مصروفیات میں سے خلوت کی دعاؤں کے لئے وقت ضرور مخصوص رکھتے۔ سوچنا چاہئے کہ آپ کا دل کس بات سے مضطرب رہتا تھا وہ کونسی فکر تھی جو آپ کو چین سے بیٹھنے نہ دیتی تھی۔ اس کا خلاصہ آپؑ کے ایک فارسی شعر میں آجاتا ہے آپ فرماتے ہیں ؎

ایں دو فکر دینِ احمد مغز جانِ ما گداخت
کثرتِ اعداءِ ملّت قلّتِ انصارِ دیں

ترجمہ: دین احمدؐ کے ان دو فکروں نے میری جان کے مغز کو پگھلا دیا ہے ایک تو دشمنان دینِ اسلام کی کثرت ہے اور دوسرے اس دین کے سچے حامی اور مددگاروں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اس صورتحال میں جو آپؑ دعائیں کرتے اُن کا خلاصہ بھی آپؑ ہی کے ان دو اشعار میں آجاتا ہے جس میں آپؑ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؎

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اَے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

آپؑ کی مقبول دعاؤں میں سے صرف ایک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے قادیان سے کئی میل دور ہوشیار پور کے مقام پر جا کر ایک علیحدہ مکان کے چوبارے میں مسلسل ۴۰ دن تک کیں۔ اس مبارک چلہ کشی کی مختصر روئیداد یہ ہے کہ تین خدام کو آپؑ ساتھ لے کر گئے تھے اور اُن کو ہدایت فرمائی تھی کہ کھانا میرے حجرے کے دروازے کے آگے رکھ دینا اور دوسرے وقت آکر برتن اُٹھالے جانا۔ یہ نہیں پوچھنا کہ آپ نے کیوں نہیں کھایا۔ اگر مَیں کوئی بات پوچھوں تو اس کا جواب دینا ورنہ از خود کوئی کلام مجھ سے نہ کرنا۔ اور یہ اعلان کروا دیا کہ اِس عرصہ میں کوئی دوست مجھ سے ملاقات کے لئے نہ آئیں۔ صرف نماز جمعہ کے لئے آپؑ باہر نکلتے باقی تمام اوقات شبانہ روز دُعاؤں میں مصروف رہتے۔ خدا معلوم آپؑ نے کس کس رنگ میں اور کیا کیا دُعائیں کی ہوں گی۔ لیکن یہ یقین ہے کہ آپؑ کی ان دعاؤں میں کوئی دنیاوی مال و متاع یا دیگر مادی ضروریات کے مطالبے نہ تھے۔ جو آپؑ کی مراد تھی وہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے جواب میں جو بشارتیں عطا فرمائیں اُن میں ان کو ظاہر فرما دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

''مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اَے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

آگے ایک وجیہ اور پاک اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے پُر فرزند ارجمند کی بشارت دی اور اس کی بہت سی صفات اور اُس کے ذریعے سے خدمت اسلام کے عظیم کارناموں کی تفصیل بطور پیشگوئی بیان فرمائیں۔ اس بشارت سے جو دراصل کئی پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے یہ صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ آپ کی چلہ کشی کی دعاؤں کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے اور آپؑ کی ذرّیت طیبہ کے ذریعہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کی سربلندی اور قرآنی انوار کی اشاعت کے سامان کرے۔ چنانچہ خدائے قادر و مقتدر نے آپؑ کو وہ عظیم فرزند عطا فرمایا جو پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود قرار پایا۔ اور ۵۲ سال تک جماعت احمدیہ کی قیادت کرتے ہوئے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا جال پھیلا دیا۔ بلکہ آج تک بھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ میں سے جو چار رجال فارس خلیفۃ المسیح کے عالی منصب پر فائز ہوئے ان کے ذریعہ ہوشیار پور کی چلہ کشی کی دعاؤں ہی کا فیض پا رہے ہیں۔

اَللّٰھُم زِدْ فَزِدْ۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب ہی یہ تھا جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:

''دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دُعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔''

(ذکر حبیبؑ مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۱۷۹)

چنانچہ آپؑ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں اپنے رہائشی کمرے کے ساتھ خلوت کی دعاؤں کے لئے ایک خاص حجرہ تعمیر کروایا اور اس کا نام بیت الدّعا رکھا تا کہ اس میں آپؑ اسلام کی ترقی اور اپنے خداداد مشن کی کامیابی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کر سکیں۔ اس بارے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

''ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں خدا جانے کس وقت آجائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی ہے.... لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے۔ اور اُسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیّرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا دے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی حضور علیہ السلام کی اس سنت مبارکہ کے اتباع میں اس مبارک بیت الدعا میں اسلام احمدیت کی ترقی اور عالمگیر غلبہ کے لئے مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

منقولات......

شراب کے نشے کی حالت میں لفظ'' طلاق'' زبان سے نکالنا بھی طلاق کے واقع ہو جانے کے لئے کافی ہے - دار العلوم دیو بند

لکھنؤ: موبائل فون پر sms'' طلاق'' ٹائپ کر دینا اگر چہ کہ وہ Message بھجوایا نہ گیا ہو یا تین دفعہ لفظ '' طلاق'' زبان سے ادا کرنا چاہے، ایسا شخص شراب کے نشے میں ہی ہو یا غصہ وغیرہ سے اپنے حواس کھو بیٹھا ہو یہ تمام ہی عوامل میاں بیوی کے درمیان علیحدگی واقع کرا دیتے ہیں۔

دار العلوم دیو بند نے حالیہ دنوں میں تین فتوے جاری کئے ہیں جو کہ عام رائج اسلامی روایات کے صریح مخالف نظر آتے ہیں کہ نشے کی حالت میں، غصہ کی حالت میں، حواس باختہ ہو کر یا فریق ثانی کو طلاق کی اطلاع نہ دینا ان تمام حالتوں میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔

بنگلہ دیش سے ایک سوال (مورخہ ۲۸/دسمبر ۲۰۰۸ء) کو ایک شخص نے جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دینا چاہتا تھا اپنے موبائل پر sms ٹائپ کیا کہ'' میں تمہیں ایک طلاق دیتا ہوں'' لیکن مذکورہ پیغام بھجوانے سے پہلے اس کا ارادہ بدل گیا اور وہ اس پیغام کے بھجوانے سے رُکا رہا۔ کیا اس حالت میں طلاق واقع ہو جائے گی؟''

مذکورہ سوال کے جواب میں دار الافتاء کے مطابق ایک طلاق واقع ہو جائے گی چاہے وہ sms بھجوایا گیا ہو یا بھجوایا نہ گیا ہو۔ ان کے مطابق فقہی اصطلاح میں sms ایک مکتوب ہے جو اگر شوہر کی طرف سے طلاق کی نیت سے لکھا گیا ہو طلاق واقع کر دیتا ہے۔

ایک اور سوال (مورخہ ۳/جنوری ۲۰۰۹ء) کو جس میں ایک شخص نے دار الفتاء سے پوچھا تھا کہ اس نے اپنی بیوی سے جھگڑا کرتے ہوئے غصہ سے مغلوب ہو کر تین دفعہ لفظ 'طلاق'' کہہ دیا حالانکہ میرا اپنی بیوی کو طلاق دینے کی کوئی نیت نہیں تھی۔ مذکورہ واقعہ کے ایک ہفتہ بعد ہمیں پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے۔ ہم دونوں اکٹھے رہنا چاہتے ہیں'' اس سوال کا جواب دیتے ہوئے دار الفتاء نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ'' چونکہ طلاق تین مرتبہ صاف صاف الفاظ میں کہا گیا ہے اس لئے ارادہ و نیت کا ہونا یا نہ ہونا اب بے معنی ہوگا۔

تیسرا سوال کہ اگر کوئی شوہر جو شراب کے نشے میں ہوش و حواس کھو چکا ہو اور بیوی کو مارتے پیٹتے ہوئے تین دفعہ طلاق طلاق کہہ دیتا ہے تو کیا شادی کا بندھن ٹوٹ جائے گا۔ دار الافتاء کے مطابق فقہ حنفیہ کی رو سے منشیات کے نشے سے مغلوب ہو کر بھی طلاق کہہ دینا طلاق کو واقع کر دیتا ہے اور اب ایسا شوہر اپنی بیوی سے شرعی حلالہ کے سوا کسی صورت میں بھی شادی نہیں کر سکتا۔

بمطابق شریعت اسلامیہ، اسلامی مفکرین کا عقیدہ ہے کہ طلاق ایک ایک مہینہ کی مدت میں تین دفعہ دہرائی جانی چاہئے۔ یہ عقیدہ ان تمام مذکورہ بالا فتاویٰ کی نفی کرتا ہے کہ کوئی شخص حواس باختہ ہو کر یا غصہ اور نشے کی حالت میں اگر اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہہ بھی دیتا ہے تو بھی اس کے پاس اگلے چالیس سے ساٹھ دن ہیں اور وہ اپنا ارادہ بدل کر اپنی ازدواجی زندگی کی خوشیاں حسب سابق حاصل کر سکتا ہے۔ (مترجم: وسیم احمد اعظیم قادیان)

(بحوالہ ٹائمز آف انڈیا۔ چنڈیگڑھ مورخہ ۸/جنوری ۲۰۰۹ء)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 16

تعالیٰ کا حکم ہے ولا یجرمنکم شنان قوم علی الاتعدلوا عدلوا ھوا قرب للتقوىٰ کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو کہ یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ فرمایا: اس کا عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کئی بار ظاہر ہوا جس کی ایک مثال اس موقعہ پر پیش کرتا ہوں۔ ایک موقعہ پر یہودیوں کا مشہور قلعہ فتح ہوا تو اس کی زمین مجاہدین میں تقسیم کی گئی چنانچہ حضرت عبداللہ نے اس میں کھجوروں کا باغ لگایا جب فصل کی بٹائی کا وقت آیا اور حضرت عبداللہ اور ان کے ایک ساتھی جب اپنا حصہ لینے کے لئے وہاں پہنچے اور تھوڑی دیر کے لئے عبداللہ الگ ہوئے تو کسی نے ان کو قتل کر کے ان کی لاش گڑھے میں پھینک دی اس بات کے واضح امکانات تھے کہ انہیں یہودیوں نے قتل کیا ہے جب یہ معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے حضرت عبداللہ کے ساتھی سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے انہیں قتل کیا ہے تو انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ پھر یہودیوں سے حلف لینا ہوگا حضرت عبداللہ کے ساتھی محیصہ نے عرض کیا کہ حضور یہودیوں کی حلف کا کیا اعتبار۔ چنانچہ یہودیوں نے قسم کھائی اور حضورؐ نے انہیں معاف کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

تصحیح: شمارہ نمبر 11 (مسیح موعودؑ نمبر) کے صفحہ نمبر 2 کی چوتھی سطر میں'' حکم ہدایت کو'' تکمیل ہدایت'' اور پہلے کالم کی نیچے ساتویں لائن میں '' دسیوں ہزار روئے'' کو'' دسیوں ہزار روپئے'' پڑھا جائے۔

☆......اسی طرح صفحہ نمبر 8 پر مندرج مضمون'' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق و عادات وحلیہ مبارک'''' سلسلہ احمدیہ'' تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ سے لیا گیا ہے جس کا ذحوالہ سہوًا چھوٹ گیا ہے۔ ادارہ معذرت خواہ ہے۔

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد

جماعتی روایات کے مطابق بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جلسہ یوم مصلح موعود شاندار رنگ میں منعقد کرکے اپنی تفصیلی خوشکن رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی ہیں، جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا متن، پس منظر اور اس کا پورا ہونا نیز حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور کارناموں کے مختلف عناوین پر تقاریر کی گئیں۔ جلسوں میں کثیر تعداد میں مرد و خواتین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جلسوں کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے۔ ان رپورٹوں کو نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

قادیان: مورخہ ۲۳ر فروری کو لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام محترم حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز کی صدارت میں صبح ساڑھے نو بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم مولوی قمر الحق صاحب شاستری کی تلاوت اور مکرم مولوی نصرؓ من اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی کے بعد متن پیشگوئی خاکسار نے پڑھ کر سنایا اور مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری، مولوی منصور احمد صاحب اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان نے تقاریر کیں جبکہ عزیز ہاشم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے نظم پڑھی۔ آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کروائی۔ (مبشر احمد بدر مربی سلسلہ قادیان)

بنارس لجنہ: ۲۰ر فروری کو مکرم حنیف صاحب کے مکان پر خاکسارہ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ طالیہ نور نے کی اور مکرمہ نصیرہ ظفر صاحبہ و مکرمہ ناز نظر السلام صاحبہ و مکرم زبیدہ خاتون صاحبہ و صبیحہ صاحبہ نے تقریر کی اور عزیزہ راشدہ، عزیزہ مریم سلطانہ، شمیم اعجاز صاحبہ، عزیزہ ندا اور عزیزہ ثنا نے نظم پڑھی۔ دُعا کے بعد سب کی تواضع کی گئی۔ غیر احمدی مستوارت بھی جلسہ میں شامل تھیں۔ (نعمانہ جاوید صدر لجنہ بنارس)

خانپور (بہار): جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے ۲۱ر فروری ۲۰۰۹ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ خانپور ملکی میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب جلسہ منعقد کیا۔ مکرم مصور عالم صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد علی الترتیب مکرم ذکی انور دانش صاحب، مکرم نور احمد صاحب عزیزم عرفان احمد، عزیزم شہنواز احمد، مکرم وسیم احمد صاحب، عزیز وحید احمد فاروق، عزیزم قمر الاسلام، مکرم سیّد اقبال احمد صاحب، عزیزم طارق احمد منیر، مکرم طارق صاحب، خاکسار مبین اختر، عزیزم مزمل احمد، عزیزم عطاء الرحمٰن، مکرم ہارون رشید صاحب معلم سلسلہ، مکرم معین الدین صاحب، مکرم سراج احمد عاشی صاحب، مکرم سید مبارک عالم صاحب نائب صدر نے نظم و تقاریر میں حصہ لیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد حاضرین کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ (مبین اختر سیکرٹری اصلاح وارشاد خانپور ملکی)

برہ پورہ (بہار): مورخہ ۲۲ر فروری کو احمدیہ مسجد میں بعد نماز ظہر وعصر زیر صدارت سید عبدالفہیم صاحب جلسہ کا آغاز محمد اظہر خان صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ سید عبدالنقی صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا اور عزیز قمر، احمد سید ابوقاسم صاحب مکرم سید اشفاق احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی دوران جلسہ سید ابوالفضل نے نظم سنائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد دوستوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید محمد آفاق احمد معلم وقف جدید برہ پورہ)

بھاگلپور (بہار): مورخہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں مکرم جناب مسعود عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم سید عبدالعزیز صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت اور مکرم فیروز احمد ندیم صاحب مبلغ سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

رسوئی (ہریانہ): مورخہ ۲۶ر فروری کو بعد نماز عصر زیر صدارت محترم شریف خان صاحب بمقام مشن ہاؤس رسوئی سونی پت جلسہ منعقد کیا گیا۔ عزیزم صفیر احمد خان کی تلاوت اور شیخ عبدالباری کی نظم خوانی کے بعد محترم عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال، مکرم نوشیروان احمد امروہی، مکرم مولوی نور الدین احمد ناصر امروہی اور عزیزم شیخ عبدالہادی صاحب نے تقریر کی۔ دوران جلسہ عزیز صباح الدین امروہی، صفیر احمد خان صاحب، نوشیرواں احمد صاحب امروہی نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب کے بعد حاضرین میں چائے و شیرینی تقسیم کی گئی۔ (نور الدین معلم سلسلہ رسوئی ہریانہ)

رسوئی لجنہ: مورخہ ۲۲ر فروری کو لجنہ اماء اللہ رسوئی (ہریانہ) نے زیر صدارت محترمہ ہناز بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ منعقد کیا۔ عزیزہ حمیدہ بانو کی تلاوت اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ شاہینہ پروین صاحبہ، عزیزہ حمیدہ بانو اور محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے تقریر کی دوران جلسہ ہناز بیگم صاحبہ، شاہینہ پروین صاحبہ، گلشن بیگم صاحبہ، عزیزہ امۃ النسیم نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد حاضرات میں چائے و شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شاہینہ پروین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ رسوئی ہریانہ)

بلاری (کرناٹک): مورخہ ۲۳ر فروری کو مکرم ابونعیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاری کے مکان میں آپ کی ہی زیر صدارت بعد نماز عصر جلسہ ہوا۔ عزیزم طاہر احمد کی تلاوت کے بعد متن پیشگوئی عزیزم عابد احمد نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم ضمیر احمد صاحب سیکرٹری مال، مکرم حاجی فیروز پاشا صاحب قائد علاقائی، زعیم انصار اللہ مکرم ناصر احمد اصح نور اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ اس جلسہ میں بعض غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ (شیخ برہان احمد مبلغ سلسلہ بلاری کرناٹک)

دھری رلیوٹ (جموں): جماعت احمدیہ دھری رلیوٹ راجوری زون نے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ بڑے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا۔ مکرم عبدالمنان معلم سلسلہ کی تلاوت اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب نے پیشگوئی کا متن پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار اور مکرم محمد اشرف صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ (الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ دھری رلیوٹ)

گینٹوک سکّم: مورخہ ۲۶ر فروری کو احمدیہ مشن گینٹوک میں زیر صدارت مکرم مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید جلسہ کا آغاز، عزیزم اکرم خان صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ جس کا نیپالی ترجمہ مکرم راجیش احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی عزیز الحق صاحب کی نظم خوانی کے بعد متن پیشگوئی مکرم مولوی فضل حق شوکت صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیز دربیہ تامنگ نومسلم بچے نے قرآن کی کچھ آیات پڑھ کر سنائیں اور خاکسار نے تقریر کی اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکّم)

کوتھ پلّی (آندھرا): مورخہ ۲۴ر فروری کو جماعت احمدیہ کوتھ پلّی ضلع ویسٹ گوداوری (آندھرا پردیش) نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم شیخ لعل صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ عزیزم شیخ جانی بابو کی تلاوت اور مکرم شیخ مولا علی صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد حاضرین جلسہ کو شیرینی اور چائے تقسیم کی گئی۔ (محمد جاوید احمد معلم وقف جدید بیرون کوتھ پلّی)

مکتدی پور (اڑیسہ): مورخہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم تبارک خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ عزیزم حیدر محمد کی تلاوت کے بعد عصمت خان نے اردو اور نعیم خان صاحب نے اڑیہ نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم رسول خان صاحب، مکرم عصمت خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید)

بھونیشور (اڑیسہ): مورخہ ۲۲ر فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور جلسہ ہوا مکرم غلام احمد صاحب خان کی تلاوت اور مکرم ناصر احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم انس احمد صاحب نے متن پیشگوئی سنایا اور مکرم سید تقی احمد صاحب قادری، مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب خاکسار اور سید نیر احمد صاحب نے تقریر کی۔ دوران جلسہ عزیز سید فرید احمد، عزیز اونش احمد اور مکرم رحمت اللہ صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم ہوئی۔

(فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ بھونیشور اڑیسہ)

اعلان ولادت اور دعا کی درخواست

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۵ر جنوری ۲۰۰۹ء کو خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ بشریٰ رعنا زوجہ مکرم نعمان بشیر خان صاحب آف آسٹریلیا کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام احسان یعقوب خان تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد عثمان خان صاحب آسٹریلیا کا پوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو عمر اور صحت عطا فرمائے نیک اور خادم دین بنائے اور میری بیٹی کو اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی تمام پیچیدگیوں سے ہر طرح محفوظ رکھے۔

(جاوید اقبال اختر چیمہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بقیہ رپورٹ از صفحہ اوّل

نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنی ہے، اس کی عادت ڈالیں۔اپنے والدین ،رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرنا ہے۔ اچھا سلوک کرنا ہے۔آپ کے عمل سے لوگوں کو پتہ چلے کہ آپ لوگ دوسروں سے مختلف ہیں۔آپ کا عمل،آپ کا کردار ہر پہلو سے مثالی اور اعلیٰ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں او ردوسری اردگرد کے ماحول کی Activities میں زیادہ Involve نہ ہوں ۔ جو وقت پڑھائی سے بچے اس میں کھیلیں کودیں لیکن ٹی وی اور انٹرنیٹ پر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ یہ چیزیں مستقبل کو تباہ کر دیتی ہیں۔ ایسی فلمیں نہ دیکھیں جو اسلام احمدیت کی روایات کے خلاف ہیں۔ یہاں اس قسم کی بہت سی فلمیں ہندو کلچر کی ہیں ، کرسچین کلچر کی ہیں ۔ آپ کو صرف Knowledge ہونا چاہئے ۔لیکن ان سب چیزوں سے بچیں۔ان سے بچنا ضروری ہے۔ یہ آپ پر اثر انداز نہ ہوں۔ آپ کے مذہب، دین پر اثر انداز نہ ہوں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو فرمایا کہ کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھیں۔

✲...... ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور کو کیرالہ کیسا لگا؟ حضور انور نے فرمایا: بڑا اچھا لگا۔ بہت خوبصورت جگہ ہے اگرچہ موسم گرم ہے۔سرسبز و شاداب ہے۔

✲...... ایک بچے نے دریافت کیا کہ حضور دوبارہ کب آئیں گے؟ حضور انور نے فرمایا جب اللہ لائے گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور ٹوپیاں عطا فرمائیں۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس ساڑھے بارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد بارہ بج کر 35 منٹ پر واقفات نو بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔اس کلاس میں مختلف جماعتوں سے 37 واقفات نو بچیاں شریک ہوئیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امتہ الحفیظ نے پیش کی اور جس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ درّ شہسوار نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں عزیزہ ٹی فائزہ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث پیش کی اور اس کا ترجمہ عزیزہ نصیحہ نے پیش کیا ۔اس کے بعد عزیزہ ملیحہ محمود نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وقف نو سکیم کیا ہے؟ ایک بچی نے جواب دیا کہ وہ بچے اور بچیاں ہیں جن کو ان کے والدین نے جماعت کے لئے وقف کر دیا ہوا ہے۔

حضور انور نے پندرہ سال اور اس سے بڑی عمر کی بچیوں سے دریافت کیا کہ کتنی بچیاں ہیں جنہوں نے باقاعدہ اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے۔اس پر کافی بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے ۔اس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر دو بچیوں نے پروفیشنل کورسز اور باقی زیادہ تر بچیوں نے ٹیچنگ لائن میں جانے کے ارادہ کا اظہار کیا۔

جب یہ ذکر ہوا کہ کہ یہاں اکثر سکول Co Education ہیں تو حضور انور نے بچیوں کو باپردہ رہنے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنے کی تلقین فرمائی۔حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کی دوستیاں بچیوں سے ہی ہونی چاہئیں اور واقفات نو بچیوں کو معاشرے میں اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہئے۔

بعد ازاں ایک بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بعض کتب پیش کیں۔اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سکارف عطا فرمائے۔

ایک بج کر دس منٹ پر یہ کلاس اختتام کو پہنچی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے بعض امور سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد عمر‘‘ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کی ایسکورٹ میں تاج ہوٹل تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دئے۔

تقریب عشائیہ

آج شام پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں کیرالہ کی جماعتوں کی طرف سے تاج ہوٹل میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا ۔جس میں علاقہ کی مختلف شخصیات شامل ہوئیں۔شامل ہونے والے مہمانوں میں ممبر پارلیمنٹ ،نیشنل اسمبلی،دیگر سرکردہ احباب ،پروفیسرز،ڈاکٹرز، وکلاء،تاجر حضرات اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ صد سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان حضرات اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں داخل ہوئے تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔بعض مہمانوں نے حضور انور کو اپنا تعارف کروایا۔

تقریب کا آغاز آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد سلیم صاحب نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں پروفیسر عبدالجلیل صاحب لوکل امیر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور اس تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنے اس تعارفی ایڈریس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کے قیام اور خلافت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Hon. Sebastian Paul نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت دنیا کے 193 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ اور دوسرے اسلامی فرقوں میں بعض نظریاتی اختلافات ہیں مگر بحیثیت ایک غیر مسلم میرے لئے قرآن شریف ہی حَکَم ہے جو ہمیں محبت ،رحم اور انسانی ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔

ہم آج کل ایک بہت ہی مشکل دور میں زندگی گزار رہے ہیں اور بنیادی سوال یہ ہے کہ ہم واپس امن کی طرف کیسے جائیں؟ آپ کی جماعت نے تمام دنیا کو اپنی تعلیم سے روشناس کر دیا ہے اور اس مشن کو آگے بڑھتے رہنا چاہئے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ حضور انور کا دورہ ہمارے معاشرہ میں ایک نئی روح پھونک دے گا جس کے ذریعے ہم مختلف مذاہب ایک دوسرے کے لئے برداشت سے کام لیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا پیغام دنیا کی بہبودی اور بھلائی کے لئے ایک مشعل راہ ثابت ہوگا۔ مَیں آپ کو کوچین (Kochin) شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ کے بعد پروفیسر ایم کے ساہنو (M.K.Sahno) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ پیارے حضور آج کوچین میں موجود ہیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن پھیلانے کا کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کی جہاد کے بارہ میں تعریف یہ ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور یہی بات مذاہب میں ملتی ہے۔تمام مذاہب میں یہ پایا جاتا ہے کہ تمام انسانوں سے نیک، اچھا سلوک کیا جائے۔ چونکہ جماعت احمدیہ یہی کام سرانجام دے رہی ہے اس لئے مَیں تمام دنیا میں شانتی اور امن پھیلانے والی اس جماعت کا عقیدت مند ہوں اور ہر طرح سے اس کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔

ان دونوں حضرات کے ایڈریسز کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عشائیہ میں خطاب

حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

’’مَیں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آج کی اس تقریب میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ اور آپ کی شمولیت سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ کی نظر میں دوسروں کے لئے کیا عزت اور اعلیٰ جذبات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے اور اس میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں ۔قوموں کو اور مذاہب کو Survive کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھیں۔

آج کل دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔تمام مذاہب کے بانیوں نے یہ تعلیم دی کہ اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں۔اور اس کی مخلوق کے حق ادا کریں۔

آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ آپؐ پر قرآن کریم کی صورت میں شریعت نازل ہوئی ۔تب سے آج تک قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اور مستشرقین کو بھی اس بات کا اقرار ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں مختلف امور کے بارہ میں تعلیم اور احکام ملتے ہیں۔ مثلاً کون کون سے انبیاء آئے ،خدا اور مخلوق کے تعلق میں کیا احکام ہیں۔قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا میں آئندہ ہونے والی ایجادات کیا ہوں گی۔ اسی طرح خرید و فروخت، تجارت کس طرح کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خلاصۃً قرآن کریم کی تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک یہ کہ حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرے مخلوق خدا کے حقوق کی ادائیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے بندے کو پاک دل اور پُرعزم ہونا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو اپنے عملی نمونہ سے قرآن کریم سکھایا اور پھر صحابہ نے دوسروں کو سکھایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہر ایک صدی کے سَر پر خدا تعالیٰ مجدد بھیجتا رہا جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات کو پھیلانے کے ذمہ دار تھے۔ بعض مجدد انڈیا میں بھی آئے۔

سال 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مبعوث ہوئے اور آپؑ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ہم آپ کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کو متحد کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپؑ کا مشن ایک خدا کے حضور بندوں کو لا کھڑا کرنا تھا۔ تاکہ بندے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ مسلم اور غیر مسلم سبھی ایک خدا کے تحت آئیں اور آپس میں بھائی چارہ اور اخوت و محبت کی فضا پیدا ہو اور ایک دوسرے کے حقوق ادا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد خدا اور بندے کے تعلق کو مضبوط کرنا ہے تاکہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کے قریب آئے اور خدا کا حق بھی ادا کرے اور اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا کلام بسا اوقات تمثیلات میں ہوتا ہے اور عام دنیا کے لئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے ۔اسی وجہ سے خدا تعالیٰ اپنے انبیاء مبعوث فرماتا ہے۔

ہم احمدی دنیا میں امن کے قیام کی خاطر آپ علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں تاکہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہترین اُمّت قرار دیا ہے ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بہترین اُمّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے ۔تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو۔ (آل عمران :111)

حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف مسلمانوں کو دنیا کی بہترین اُمّت اس لئے قرار دیتا ہے کہ وہ لوگوں کی بہبودی کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوگی جب مسلمان خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیں انصاف پر عمل پیرا ہونا چاہئے ۔اب انصاف کس طرح قائم ہوسکتا ہے اور امن کا قیام کس طرح ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرمایا ہے:’’ جب تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو۔ خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو‘‘۔ (الانعام: 153)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:’’ کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو‘‘۔ (المائدہ :9)

پس ہم میں سے ہر ایک کو انصاف پر قائم ہونا چاہئے اور دوسروں سے بھی اس بات کی توقع کرنی چاہئے ۔قرآن شریف نے یہی حکم دیا ہے کہ انصاف پر قائم رہو اور اگر تمہیں اپنے عزیز رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ مسائل تب کھڑے ہوتے ہیں جب لوگ اپنے مذموم مقاصد کی خاطر انصاف سے ہٹ جاتے ہیں اور ایک دفعہ یہ ہو جائے تو پیدا ہونے والی شکایات کا ازالہ مشکل ہوتا ہے۔

پھر بین الاقوامی تعلقات میں قرآن کریم یہ حکم دیتا ہے کہ تمام دشمنیاں ختم کر دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں سمیع و علیم خدا ہوں ۔تم ایک انسان کو تو دھوکہ دے سکتے ہو مگر خدا کو نہیں۔ جب تم معاہدے کرو تو کھلے دل کے ساتھ انصاف اور ایمانداری پر قائم رہتے ہوئے کرو۔ یہ خوبصورت تعلیم معاشرے سے تمام دشمنیاں ختم کر دیتی ہے۔

ایک دفعہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور ایک صحابی کے ساتھ اپنے قرض کے معاملہ میں مدد کی درخواست کی ۔اس صحابی کو بلوایا گیا۔انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس ابھی رقم کی ادائیگی کا انتظام نہیں ۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ رقم کی

ادائیگی کا انتظام کرو۔ اس صحابی نے دوبارہ عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس اس وقت طاقت نہیں۔ آپ ﷺ کے تیسری بار حکم دینے پر وہ صحابی بازار گئے اور اپنی قمیص جو انہوں نے پہنی ہوئی تھی بیچ کر قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا۔ پس یہ ہے وہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ نے معاشرہ کو پُرامن رکھنے کی خاطر پیش کی۔

لوگ اسلام پر انتہا پسند ہونے کا الزام لگاتے ہیں مگر اسلام درحقیقت امن اور محبت کا علمبردار مذہب ہے۔

اس کے بالمقابل آج کل دنیا میں مختلف جنگوں اور حملوں میں عام لوگ بے گناہ مارے جا رہے ہیں۔ یہ معصوم لوگ ہی ہیں جو زیادہ تر حملوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اسلام نے کبھی اس بے رحمی کا درس نہیں دیا مگر یہ بات آج کل کے بعض مسلمان گروہ بھول جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ آج کل کے زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں ہے بلکہ قلم کے جہاد کا وقت ہے۔ آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء نے اسی بات کی تعلیم اپنی جماعت کو دی۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں اور کسی بھی مذہب کے بانی کے خلاف بدزبانی جائز نہیں۔

ہمیں اپنے خدا کی طرف واپس جانا ہوگا۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے کاموں میں مگن ہیں اور دوسروں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس وجہ سے دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اور آئندہ نسلیں ہمیں اس بات پر مورد الزام ٹھہرائیں گی۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دنیا کی آئندہ نسلوں کو اس خطرہ سے بچائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب رات نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

کھانے کے پروگرام کے بعد مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور سے گفتگو فرماتے۔ بعض مہمانوں کو حضور انور نے تحائف بھی عطا فرمائے۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

۞...... آنے والے مہمانوں میں سے ایک بی آر نارن صاحب تھے۔ موصوف ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور Amrata ٹی وی پران کے پروگرام آتے ہیں۔ انہوں نے استقبالیہ تقریب میں حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد کہا:

"آج کا دن میری زندگی میں ایک عظم دن ہے کہ مَیں ایک عظیم روحانی رہنما سے مل رہا ہوں۔ اتنے بڑے عظیم رہنما سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ کا خلیفہ پوپ سے بھی بڑھ کر ہے۔ آج دنیا میں جس قدر بھی لوگ زندہ ہیں ان سب میں سب سے بڑے مرتبے والا یہ انسان ہے۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ اپنے خلیفہ کے ہاتھ میں دے کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور آپ کی جماعت UNO سے بھی بڑھ کر ہے"۔

۞...... سی کے نیلا کندن (Kandan) جو ایک ادیب اور لیکچرار ہیں۔ اسی طرح کالن چرن راج صاحب جو ادیب ہیں ان دونوں نے اس استقبالیہ تقریب کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"آپ کا فرقہ جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ آزاد خیال والا فرقہ ہے۔ آپ لوگ ساری دنیا کی آزادی کے لئے مؤثر کوشش کرنے والے ہیں۔ آپ کی ہر طرح عزت افزائی اور مدد ہونی چاہئے اور آپ کو اوپر اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہم سب کے لئے باعث عزت اور برکت ہوگا"۔

۞...... اوراج گوپالن جو سابق ممبر پارلیمنٹ اور ریلوے منسٹر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"مَیں نے اپنی زندگی میں اگر کسی کو سب سے زیادہ جھک کر سلام کیا ہے تو وہ آپ کے خلیفہ ہیں"۔ یہ صاحب قدرے تاخیر سے تقریب میں پہنچے تھے۔ انہوں نے کالیکٹ میں حضور انور سے ملاقات کے دوران کہا کہ "آپ کی تقریر کا سکرپٹ مجھے دیا جائے مَیں ساری تقریر پڑھنا چاہتا ہوں"۔

۞...... گوپال کرشنن صاحب جو ملیالم زبان کے سب سے بڑے اخبار "ماتر بھومی" کے چیف ایڈیٹر ہیں اور انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو بھی لیا تھا۔ انٹرویو لینے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ میرے لئے بڑی ہی عزت کا مقام ہے کہ اتنی بڑی عظیم مذہبی شخصیت سے مَیں نے ملاقات کی ہے اور مجھے ان کا انٹرویو لینے کی توفیق ملی ہے۔

۞...... استقبالیہ تقریب میں شرکت کرنے والے ایک غیر احمدی دوست جو ہومیو میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں انہوں نے حضور انور کو دیکھتے ہی احمدی احباب سے کہا کہ یہ چہرہ ایک عظیم روحانی شخصیت کا چہرہ ہے۔ مجھے بھی ان سے ملاقات کا موقع دلایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

یکم دسمبر 2008ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

"Indian Express" کو انٹرویو

صبح گیارہ بجے ہندوستان کے نیشنل اخبار "Indian Express" کے News Co-ordinator مسٹر Jushua نیوٹن نے ہوٹل میں آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ اس اخبار کی سرکولیشن کروڑوں میں ہے۔ اور یہ اخبار ہندوستان کے تمام بڑے شہروں سے شائع ہوتا ہے۔

اخبار کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ حضور سے ملنا ہمارے لئے اعزاز ہے۔

۞...... پہلے سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ کو شروع کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ میرا ایک متبع آئے گا، امام مہدی اور مسیح آئے گا۔ جب وہ آئے گا تو اس کو قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ تمام دوسرے مذاہب بھی اپنے اپنے ہاں کسی ریفارمر کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس ریفارمر نے تمام مذاہب میں آنا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد ہیں جو آچکے ہیں۔ آپ نے 1889ء میں دعویٰ کیا اور جماعت کا آغاز ہوا۔ 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی اور اس کے بعد خلافت کا نظام شروع ہوا۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ آخری نبی آنحضرت ﷺ ہیں۔ آپ نے فرمایا اب اسلام میں تمام مذاہب کی تعلیم آگئی ہے۔ آپ آخری شرعی نبی ہیں اور قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے۔ اور قرآن کریم میں تمام سابقہ الہامی کتب اور انبیاء کی تعلیمات موجود ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ۔ بعض انبیاء کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ ہر قوم کی طرف نبی آیا۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو آخری زمانہ میں آئے گا جس کے آنے کے تمام مذاہب منتظر ہیں وہ اسلام میں آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا۔

مَیں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

۞......اس سوال پر کہ آپ گھانا میں رہے ہیں اور جماعت وہاں بڑھی ہے اور تیزی سے پھیلی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ مادہ پرست کم ہیں، مذہبی زیادہ ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور دنیا کے جھمیلوں میں کم Involve ہوتے ہیں۔ افریقن ممالک میں پراگرس ہے لیکن بعض افریقن ممالک میں ہمیں مخالفت کا سامنا بھی ہے۔ جہاں Orthodox مُلّاں ہیں۔ جہاں مسلم ممالک کا اثر ہے۔ وہاں ہمیں مشکلات کا سامنا ہے۔

۞ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ کرشن، بدھا ریفارمر بھی آئے۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ ہر ایک آزاد ہے۔ ہر نبی نے یہ تعلیم دی کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف آؤ۔ اس کی عبادت کرو، اس کو مانو مخلوق کا حق ادا کرو۔ یہ ہر نبی کی تعلیم ہے۔ اس کے علاوہ ہر نبی کے خاص حالات میں بعض تعلیمات تھیں جو ان کے حالات کے مطابق تھیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں لیکن اس قانون کی پابندی نہیں کرتے جو ہمارے بنیادی عقائد کے خلاف ہے۔ مثلاً نماز نہ پڑھو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرو، اس کو ہم ردّ کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھنا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے کوئی لاء، کوئی قانون ہمارے اس ایمان میں دخل نہیں دے سکتا۔ فرمایا مساجد میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ہم پر ظلم ہوتا ہے لیکن ہم پرواہ نہیں کرتے۔ فرمایا قانون جو موجود ہے اگر کوئی سخت دل افسر احمدی کے خلاف ہے تو وہ اس قانون کا سہارا لے کر پکڑتا ہے۔ لیکن بعض ایسے افسران بھی ہیں جو نہیں پکڑتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں مُلّاں آزاد ہے جو جب چاہے، جو چاہے قانون کی چھتری کے نیچے کر سکتا ہے اور احمدیوں پر ظلم کرتا ہے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ گورونانک ایک ایسا انسان تھا جو خدا کے بہت قریب تھا۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے گھانا میں یہ ثابت کیا کہ وہاں گندم اگائی جاسکتی ہے۔ بعد میں وہ اس کو جاری نہ رکھ سکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس سال اپریل میں گھانا گیا تھا وہاں صدر مملکت گھانا کو کہا کہ اس کو جاری رکھیں۔ تھرڈ ورلڈ ممالک میں ہم کوشش کر سکتے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ بننے سے قبل مجھے کسی کی طرف سے بھی کوئی خواب نہیں بتلائی گئی۔ خوابوں کے ذریعہ لوگوں کو بتایا گیا تھا۔ فرمایا جب کوئی خواب دیکھے اور وہ سچی ثابت ہو جائے تو وہ خدا کی طرف سے ہے۔

۞......حضور انور نے فرمایا: ہر آدمی خواب نہیں دیکھتا۔ بعض دفعہ خدا بعض لوگوں کو نشانات دکھاتا ہے ان کے ازدیاد ایمان کے لئے اور گواہی دینے کے لئے کہ اگر کوئی اعتراض ہو تو یہ لوگ اس اعتراض کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ صرف اسلام اور کسی دوسرے مذہب کے خلاف نہیں۔ عراق میں اپنے لوگوں کو ہی مارا جا رہا ہے۔ بے گناہوں کا خون کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں اپنے لوگ ہی مر رہے ہیں۔ اسی طرح انڈیا میں بھی بعض ہندو گروپس ہیں۔ آئرلینڈ میں بھی ایسا ہوا۔ رومن ایمپائر میں کرسچین نے کرسچین کو مارا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام کی تعلیم امن اور صلح کی تعلیم ہے۔ اسلامی تعلیم کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا۔ اسلام اپنے کسی متبع کو یہ نہیں سکھاتا کہ اس قسم کا ردّ عمل دکھائے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مُلّاں یہ نہیں سمجھتا کہ جہاد کے اصل معنی اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اب ان علماء نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اپنے نفس کو پاک کرنا اصل جہاد ہے۔ احمدیہ جماعت گزشتہ سو سال سے جہاد کی جو صحیح تعلیم بتا رہی ہے اب ہمارا نام لئے بغیر دوسرے لوگوں نے بھی وہی کہنا شروع کر دیا ہے جو ہم کہتے رہے ہیں۔ اس طرح ہم تبدیلی لا رہے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دہشت گرد گروپس اور ان کے پیچھے جو طاقتیں ہیں اگر ان کو روکا نہ گیا تو مزید تباہی ہوگی۔ ان سب گروپس کے خلاف سخت ایکشن لینا ہوگا تاکہ مزید تباہی سے بچا جائے اور دنیا امن کا سانس لے۔

۞......احمدیت کے مستقبل کے بارہ میں سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مستقبل یہ ہے کہ ہم ایک دن کامیاب ہو جائیں گے اور لوگوں کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ عیسائیت نے تین سو سال لئے پھیلنے کے لئے۔ بانی جماعت احمدیہ نے کہا ہے کہ ہمیں پھیلنے کے لئے تین سو سال نہیں لگیں گے۔

اخبار "Indian Express" کے نمائندہ کے ساتھ یہ انٹرویو گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

نیشنل اخبار "The Hindu" اور "جنم بھومی" کے رپورٹر کے ساتھ انٹرویو

ایک اور نیشنل اخبار "The Hindu" کے رپورٹر کے چیف رپورٹر پی ایم بشیر اور اخبار "جنم بھومی" کے چیف رپورٹر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لینے کے لئے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔

اخبار "The Hindu" ہندوستان کے تمام بڑے شہروں سے شائع ہوتا ہے اور اس کی سرکولیشن کروڑوں میں ہے۔ اخبار "جنم بھومی" ملیالم زبان کا اخبار ہے اور اس کے پڑھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ان دونوں اخبارات کے چیف رپورٹرز کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو پونے بارہ بجے شروع ہوا۔

اخبار "The Hindu" کے چیف رپورٹر نے کہا کہ حضور انور کو اخبار "The Hindu" کی طرف سے کیرالہ میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

۞......بمبئی کے دہشت گردی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تحقیق ہو رہی ہے۔ یہ پولیٹیکل ایشو ہے اس بارہ

میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو بھی ہوا اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔جس نے بھی کیا ہے غلط کیا ہے۔اگر کوئی مسلمان گروپ شامل ہے تو غلط کیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ حکومتیں اکٹھی ہوں اور ایک سمت میں ایکشن لیں اور مضبوط اور Joint ایکشن لیں۔قرآن کریم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دوسری قوم پر ظلم کرتی ہے اور اس کا حق مارتی ہے تو پھر دوسری قومیں مل کر اس قوم کے خلاف ایکشن لیں اور مظلوم کی مدد کریں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان ،عراق اور افغانستان میں مسلمان ہی مارے جا رہے ہیں۔دہشت گردی میں مسلمان ہی مارے جارہے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں کہ احمدیہ جماعت میں کوئی ایکشن پلان ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ 120 سال میں آپ نے دہشت گرد گروپوں میں کبھی کوئی احمدی نہیں دیکھا ہوگا۔

حضورانور نے فرمایا: جب مَیں گھانا میں تھا تو ایک ڈپٹی منسٹر ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ایک میٹنگ میں ممبران پارلیمنٹ بیٹھے ہوئے تھے اور آپس میں جرائم (Crime) کے بارہ میں بات ہورہی تھی کہ جرائم بڑھ رہے ہیں۔تو اس وقت انسپکٹر جنرل نے کہا کہ گھانا کی جیلوں میں مسلمان تو ہیں لیکن ایک بھی احمدی نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا یہ ہماری مضبوط تعلیمات کی وجہ سے ہے اور عمل کی وجہ سے ہے اور اس ایکشن کی وجہ سے ہے جو ہم اُس وقت لیتے ہیں جب کوئی احمدی غلط کام کرتا ہے۔

۞...... احمدی اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ایک شخص نے اس آخری زمانہ میں مسیح ومہدی بن کر آنا تھا۔ہمارا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں یہ وجود آچکا ہے۔جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں ابھی اس نے آنا ہے۔دمشق میں آئے گا اور مینارہ پر اترے گا۔ان کے مختلف عقائد ہیں۔ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ آچکا ہے اور دوسرے اس کے انتظار میں ہیں اور جو آچکا ہے اس کا انکار کررہے ہیں۔یہ بنیادی فرق ہے ہمارے اور دوسروں میں۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ 193 ممالک میں موجود ہے۔پاکستان ، انڈیا اور افریقن ممالک میں بڑی تعداد ہے۔

۞...... "Love for All Hatred for None" کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ایک خدا کی عبادت اور اس کے حقوق کی ادائیگی اور مخلوق خدا کے حقوق کی ادائیگی یہ اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

۞...... احمدیہ خلافت کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ خلافت نبی کی وفات کے بعد شروع ہوتی ہے اور یہ ایک روحانی Succession ہے۔آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ 30 سال تک رہی۔پھر بادشاہت آگئی۔آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کہ آخری زمانہ میں چودھویں صدی میں مسیح محمدی کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا تو اس پیشگوئی کے مطابق یہ سلسلہ خلافت گزشتہ سو سال سے جاری ہے اور پیشگوئی یہ تھی کہ یہ خلافت اب قیامت تک جاری رہے گی۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلافت صرف روحانی لیڈر شپ ہے۔دنیوی معاملات میں رہنمائی کرتی ہے لیکن گورنمنٹ کے معاملات میں دخل نہیں دیتی۔

۞...... اس سوال کے جواب میں کہ آپ پانچویں خلیفہ ہیں آپ کا مقصد کیا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا وہی مقصد ہے جو پہلے خلیفہ اور دوسرے، تیسرے اور چوتھے خلیفہ کا تھا۔اور ہمیشہ جاری رہے گا۔جو کام خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا اور جو تعلیم ہمیں دی اس کو پھیلانا اور اس کو جاری رکھنا ہے۔

۞...... اس سوال کے جواب پر کہ دوسرے لوگ آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں اور ہم میں فرق یہ ہے کہ آنے والے کو ہم مان چکے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا۔وہ آنے والے کے منتظر ہیں۔حضور نے فرمایا مسلمانوں میں سے لوگ ہمارے ساتھ مل رہے ہیں اور احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔

۞...... اس سوال کے جواب میں کہ اسلام اور مغربی ممالک میں بہت بڑا فاصلہ ہے۔حضورانور نے فرمایا ہم احمدی تو ہر ایک ملک میں ہیں۔ہر طرف ہیں۔یورپین ممالک میں بھی ہیں۔ابھی حال ہی میں برٹش پارلیمنٹ میں ایک پروگرام تھا وہاں ایڈریس کیا ہے۔ہم احمدی تو اللہ کے فضل سے ہر ملک میں ہیں اور امن پسند جماعت کے طور پر متعارف ہیں اور پہچانے جاتے ہیں۔

۞...... ایک سوال کے جواب پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔مغربی ممالک کو احمدیت سے کوئی پرابلم نہیں ہے کیونکہ ہم ان کے کسی معاملہ میں دخل اندازی نہیں کرتے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے حب الوطن من الایمان۔ہر احمدی اپنے ملک سے محبت کرتا ہے اور قانون کی پابندی کرتا ہے۔

۞...... ہندوستان کے تعلق میں ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان ایک سیکولر سٹیٹ ہے اور ہم یہاں بالکل ٹھیک ہیں۔خصوصًا ملک کے اس حصہ میں جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں۔ہندوستان کے بعض دوسرے حصوں میں مسلمانوں کے ظلم کا نشانہ بنے ہیں جیسے سہارنپور ہے جہاں پولیس ایکشن لینا چاہئے تھا لیکن نہیں لیا گیا۔فرمایا اگر کسی ردّ عمل کا اظہار کرنا ہو تو ہمارا طریق مختلف ہے۔ہم سڑکوں پر نہیں نکلتے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ کے بارہ میں ہدایات دی ہیں۔بچوں کو نہیں مارنا، عورتوں کو قتل نہیں کرنا، بوڑھے لوگوں کو نہیں مارنا اور جو مذہبی لیڈر ہیں اور اپنے معابد میں ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا۔درخت نہیں کاٹنے۔اب ان تعلیمات کے ہوتے ہوئے اسلام کس طرح کہہ سکتا ہے کہ بے حساب فائرنگ کرو اور جو سامنے آتا ہے اس کو ماردو۔یہ سب اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

۞...... ایک سوال کے جواب پر کہ احمدی لوگ کیا لارہے ہیں۔لوگ کیا دیکھ کر احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا کہ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ جماعت امن پسند ہے، آپس میں بھائی چارہ اور پیار ومحبت ہے۔یہ روحانی معیار بلند کرتے ہیں۔اخلاقی معیار بلند کرتے ہیں۔خدا کے قریب کرتے ہیں اور بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں تو لوگوں کو سمجھ آتی ہے تو وہ جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: ہم تو صرف پیغام پہنچاتے ہیں۔ہم میں ہر ایک ہر وقت تبلیغ کررہا ہے۔جو قبول کرتا ہے وہ شامل ہوجاتا ہے۔جو پسند نہیں کرتا ہو شامل نہیں ہوتا۔آپ طاقت کے ذریعہ اپنی طرف مائل نہیں کرسکتے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے جو حقوق مرد کو دئے ہیں، عورت کو بھی دئے ہیں۔مرد کے ذمّہ باہر کا کام ہے، گھر چلانے کے لئے خرچ مہیا کرنا ہے۔عورت کو گھر کے کام ہوتے ہیں۔بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دیتی ہے ان کی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔اور گھر کی دیکھ بھال کرتی ہے۔لیکن اگر ضرورت ہو تو گھر سے باہر بھی کام کرسکتی ہے۔اسلام میں جب جنگیں ہوئیں تو عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، ان کو پانی پلاتی تھیں، نرسز کا کام کرتی تھیں۔فرمایا عورت کو کوئی حق کم نہیں دیا گیا۔احمدی خواتین ڈاکٹرز بھی ہیں، ٹیچرز بھی ہیں اور ان کا Literacy Rate بعض جگہ مردوں سے زیادہ ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ مرد اگر باہر ہو تو پھر گھر کون سنبھالے گا۔بعض پڑھی لکھی عورتیں صرف اس لئے کوئی ملازمت نہیں کرتیں کہ اپنے بچوں کو سنبھالنا ہے اور گھر سنبھالنا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہماری خواتین کی لجنہ کی تنظیم ہے وہ اپنے پروگرام بناتی ہیں، اپنے جلسے کرتی ہیں، تقاریر کرتی ہیں، کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں، اپنی پکنک وغیرہ کرتی ہیں۔بہت سے بیرونی پروگرام ہوتے ہیں۔جہاں تک احمدی خواتین کا تعلق ہے ان کے حقوق میں کوئی کمی نہیں ہے۔برلن مسجد کا ڈیزائن ایک احمدی عورت نے کیا ہے۔اگر عورتیں کام نہیں کرتیں، صرف گھروں میں رہتی ہیں تو پھر یہ کام کس طرح ہوگیا۔ہماری خواتین بعض جگہ مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

۞...... پردہ کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے اور حکم دیا ہے کہ اپنی عزت کی حفاظت کرو۔کسی دوسرے کو موقع نہ دو کہ وہ غلط نظر ڈالے۔تو یہ پردہ عورت کی عزت کی حفاظت کی خاطر ہے۔خواتین ڈاکٹرز بھی ہیں، ٹیچرز بھی ہیں اور کام کرتی ہیں۔بہرحال پردہ ایک فاصلہ ہے مرد اور عورت میں۔پردہ مرد اور عورت کے درمیان ایک فرق، ایک فاصلہ رکھتا ہے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ مرد کو اسلام میں چار تک شادیاں کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے۔وہ بعض شرائط کے ساتھ ہے کہ ان سب میں عدل کرے گا اور ہر ایک کا حق ادا کرے گا۔بعض دفعہ مرد کو ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہے، بانجھ ہے یا کوئی ریلیجس لیڈر ہے، مذہبی ضرورت ہے کمیونٹی میں پیغام پہنچانا ہے اور بھی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے شادی کی ضرورت پڑتی ہے۔لیکن عورتوں کو حق ہے اگر وہ پہلی بیوی کے ساتھ رہنا نہیں چاہتیں تو علیحدہ ہوجائے اس کا حق ہے۔اگر کوئی انصاف نہیں کرتا تو پھر کمیونٹی کو حق ہے کہ وہ انصاف دلائے اور اگر کسی کی طرف سے زیادتی ہے تو اس کو روکے۔

۞...... جلسہ قادیان کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ جلسہ تو ہر سال ہوتا ہے۔یہ نہیں کہ صرف اس سال ہورہا ہے۔ایسے جلسے، کنونشن باقی ملکوں میں بھی ہوتے ہیں۔یوکے میں جولائی میں جلسہ ہوتا ہے اور ساری دنیا سے لوگ وہاں آتے ہیں۔

ان دونوں اخبارات کے ساتھ یہ انٹرویو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔خدام کی سیکورٹی گروپس، قافلہ کے ڈرائیور حضرات، صوبہ کیرالہ کے مبلغین اور معلمین اور ڈیوٹی پر متعین ڈاکٹرز حضرات نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے۔

دہلی کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق صوبہ کیرالہ کی جماعتوں کا دورہ مکمل ہونے کے بعد واپس دہلی کے لئے روانگی تھی۔ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔بعدازاں قافلہ پولیس ایسکورٹ میں کوچین انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔جہاں ائرپورٹ سیکورٹی آفیسر اور کسٹم آفیسر اور امیگریشن سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ائرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کی کارروائی مکمل کی جاچکی تھی۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام وی آئی پی لاؤنج کے ملحقہ ہال میں ائرپورٹ پر ہی کیا گیا تھا۔سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہال میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔Jet White ائرلائن کی پرواز S2-242 کوچین انٹرنیشنل ائرپورٹ سے ساڑھے آٹھ بجے دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

تین گھنٹے دس منٹ کی پرواز کے بعد گیارہ بج کر چالیس منٹ پر جہاز دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔جہاں کی سیڑھیوں پر سیکورٹی سٹاف اور ائرپورٹ سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کیا اور خوش آمدید کہا۔ائرپورٹ اتھارٹی نے حضور انور کے لئے ایک سپیشل گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے قریب کھڑی کی تھی۔جہاں بعض جماعتی عہدیدار پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔VIP لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد ائرپورٹ سے دہلی مشن ہاؤس ''مسجد بیت الہادی'' کے لئے روانگی ہوئی۔قریبًا ایک بجے رات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس پہنچے۔جہاں احباب جماعت دہلی مرد و خواتین حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:17970 مَیں عبدالودود خان ولد مکرم عبدالستار خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر33سال پیدائشی احمدی ساکن سوروڈاکخانہ سوروضلع بالاسورصوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔غیر منقولہ جائیداد: ایک پلاٹ ساڑھے چھ ڈسمل قیمت تین لاکھ پچیس ہزارروپے (ذاتی)۔ایک پلاٹ چارڈسمل قیمت دولاکھ روپے (ذاتی)۔مکان ڈھائی ڈسمل قیمت ایک لاکھ پچاس ہزارروپے (یہ آبائی جائیداد ہے) میرا گزارہ آمداز تجارت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید مبشر احمد عامل العبد : عبدالودود خان گواہ : سید فہیم احمد

وصیت نمبر:17971 مَیں میر کمال الدین ولد مکرم میر عبدالقدیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدور عمر47سال پیدائشی احمدی ساکن محی الدین پورڈاکخانہ کوسمبی سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: گیارہ ڈسمل زمین ذاتی جائیداد میں ہے اور والد صاحب کی جائیداد ابھی مشترکہ ہے۔میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہانہ -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ العبد : میر کمال الدین گواہ : میر عبدالرحیم

وصیت نمبر:17972 مَیں عزیزہ خاتون زوجہ مکرم عبدالواسع صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر42سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کچھ بھی نہیں ہے۔حق مہر چھ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مسعود احمد الامۃ: عزیزہ خاتون گواہ : عبدالواسع

وصیت نمبر:17973 مَیں عبدالواسع ولد مکرم عبدالرزاق مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر55سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: خاکسار کو ورثہ میں ملنے والی زمین چالیس ڈسمل ہے جس میں گھر موجود ہے۔اس کے علاوہ خاکسار نے کل پچاس ڈسمل زمین خریدی ہے جو زرعی ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ العبد : عبدالواسع گواہ : سید سہیل احمد طاہر

وصیت نمبر:17974 مَیں امۃ الشکور نبیلہ زوجہ مکرم عبدالودود خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر27سال پیدائشی احمدی ساکن سوروڈاکخانہ سوروضلع بالاسورصوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پچیس ہزار پانچ سو روپے۔زیور طلائی: جھمکا وزن پانچ گرام قیمت سینتالیس سو پچاس روپے۔چوڑیاں دو عدد پانچ گرام سینتالیس سو پچاس روپے۔ناک کا پھول قیمت ڈھائی سو روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید مبشر احمد عامل الامۃ: امۃ الشکور نبیلہ گواہ : سید فہیم احمد

وصیت نمبر:17975 مَیں شمشیری بی بی زوجہ مکرم شیخ افسر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر30سال پیدائشی احمدی ساکن سوروڈاکخانہ سوروضلع بالاسورصوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار ایک سو روپے۔زیور طلائی: کان کا رنگ وزن ڈھائی گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید مبشر احمد عامل الامۃ: شمشیری بی بی گواہ : سید فہیم احمد

وصیت نمبر:17976 مَیں عبدالقادر شمس ولد مکرم محمد شمس الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر37سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت سالانہ -/18000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شریف خان العبد : عبدالقادر شمس گواہ : محمد شمس الدین احمد

وصیت نمبر:17977 مَیں افسر جہاں بیگم زوجہ مکرم عبدالقادر شمس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: زیور طلائی: ہار ایک عدد وزن سترہ گرام قیمت سترہ ہزار روپے۔ایک جوڑی جھمکا وزن سات گرام قیمت سات ہزار روپے۔کان کی دو بالیاں چار گرام قیمت چار ہزار روپے۔ایک انگوٹھی اور ایک گلے کی موتی دونوں کا وزن چھ گرام قیمت چھ ہزار روپے۔زیور نقرئی: ایک جوڑی پازیب قیمت اٹھارہ سو روپے۔حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار ایک سو پچاس روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شریف خان الامۃ :افسر جہاں بیگم گواہ : عبدالقادر شمس

وصیت نمبر:17978 مَیں کلثوم بیگم زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر65سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: مہر کی رقم وصول ہو چکی ہے اور اس رقم سے زیور خرید لیا گیا ہے جو شامل فہرست ہے۔زیور طلائی: چھڑا ایک عدد وزن پندرہ گرام۔نیکلس ایک عدد وزن بارہ گرام۔کان کے پھول ایک جوڑی وزن ساڑھے چھ گرام۔کل قیمت اکتیس ہزار آٹھ سو پچیس روپے۔زیورات نقرئی: گلے کی چین ایک عدد بتیس گرام قیمت چار سو اسی روپے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ : نذیر احمد

الامۃ :کلثوم بیگم گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:17979 مَیں حسینہ بیگم زوجہ مکرم طاہر احمد صدیقی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر25سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ شوہر اکیس ہزار روپے۔زیورات طلائی: نکلس ایک عدد بیس گرام۔لچھا ایک عدد تیس گرام۔چوڑیاں ایک جوڑی پندرہ گرام۔گلے کی چین ایک عدد آٹھ گرام۔انگوٹھی پانچ عدد سات گرام۔کان کے سہارے ایک جوڑی پانچ گرام۔ایئر رِنگ تین جوڑی دس گرام جملہ وزن پنچانوے گرام قیمت نوّے ہزار دو سو پچاس روپے۔زیور نقرئی: چین ایک جوڑی اسی گرام قیمت بارہ سو روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد صدیق الامۃ :حسینہ بیگم گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:17980 مَیں ذکیہ کوثر زوجہ مکرم مسعود احمد صدیقی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر31سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ

آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ شوہرا گیارہ ہزار روپے۔ زیورات طلائی: ایئر رِنگ تین جوڑی وزن بارہ گرام۔ انگوٹھی پانچ عدد دس گرام۔ لچھا ایک عدد پانچ گرام۔ جملہ وزن ستائیس گرام قیمت اندازاً -/23.950 روپے۔ زیورات نقرئی: چین ایک عدد چالیس گرام قیمت چھ سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مسعود احمد صدیقی　　الامۃ : ذکیہ کوثر　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر: 17981 مَیں بدر سلطانہ زوجہ مکرم سعید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ شوہر پانچ ہزار پانچ سو پچپن روپے۔ زیورات طلائی: انگوٹھی ایک عدد تین گرام۔ ٹاپس ایک جوڑی تین گرام۔ لچھا ایک عدد پانچ گرام۔ کل وزن گیارہ گرام قیمت دس ہزار چار سو پچاس روپے۔ زیور نقرئی: ایک سیٹ مکمل وزن چالیس گرام، چین اَسّی گرام، قیمت اندازاً اٹھارہ سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ : سعید احمد　　الامۃ : بدر سلطانہ　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر: 17982 مَیں امۃ المجید زوجہ مکرم ضمیر احمد پندرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ شوہر بارہ ہزار پانچ سو روپے۔ زیورات طلائی: تین انگوٹھیاں نو گرام۔ ایک عدد پینڈنٹ دو گرام۔ ایک جوڑی ایئر رِنگ۔ قیمت بارہ ہزار آٹھ سو پچیس روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ضمیر احمد　　الامۃ : امۃ المجید　　گواہ : احمد عبدالحکیم

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

امن وآشتی کا شہزادہ ہونا چاہئے۔

پھر فرمایا:

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔

نہ اچھائی برائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے (برابر) ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔

فرماتا ہے کہ اچھی بات اور بری بات ایک برابر نہیں اس لئے اگر تم اچھائی پیش کر رہے ہو تو اچھے ڈھنگ سے پیش کرو اچھائی کو ایسے طریق سے پیش نہ کرو کہ وہ بھی بُرائی میں تبدیل ہو جائے۔ مزید فرمایا کہ اگر نرمی اور خوش خلقی وحلیمی سے پیش کرو گے تو مدمقابل چاہے کتنا بڑا دشمن کیوں نہ ہو اس کے اور تمہارے درمیان دوستی قائم ہو جائے گی۔

نیز فرمایا:

وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ۔

اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُسے جو بڑا نصیب والا ہو۔

مطلب یہ ہے کہ جب بھی نصیحت کرو گے اور معاشرے کی اصلاح کے لئے نکلو گے تو ڈنڈے چلانے سے کام نہیں بنے گا اس میں صبر سے کام لینا ہوگا حوصلہ کو وسیع کرنا ہوگا اور پھر اس رنگ میں جو نصیحت کرے گا سمجھو کہ وہ قسمت کا دھنی ہے اور بڑے نصیب والا ہے۔

ان آیات میں بھی مدمقابل کی بات کا حسین دلائل سے جواب دینے کی تعلیم ہے فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ یعنی ایسی دلیل سے دفاع کرو جو بہترین ہو۔

پس یہ ہے نیک نصیحت کو پیش کرنے کا انداز لیکن افسوس ہے کہ آج اکثر لوگ نیک نصیحت پیش کرنے کے بہانے دوسروں سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس سے بجائے نیکی کی طرف آنے کے لوگ نیکی سے اور دُور چلے جاتے ہیں اور یہی نتیجہ ہے کہ پہلے سے بڑھی ہوئی فحاشی وضلالت اور گہری ہوتی چلی جارہی ہے۔

〈منیر احمد خادمؔ〉

اعلان برائے اسامی نور ہسپتال قادیان

صدرانجمن احمدیہ کے تحت چل رہے نور ہسپتال قادیان میں ایک اسامی برائے ”سینئر لیب ٹیکنیشین“ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار کی کم از کم تعلیمی لیاقت B.Sc ہو اور تین سالہ لیب ٹیکنیشین کا کورس کیا ہوا ہو نیز کسی شہرت یافتہ لیبارٹری سے کم از کم پانچ سال کا کام کرنے کا تجربہ ہو۔

امیدوار کو بعد تقرری 4750-131-5798-175-7898-207-9554 کے گریڈ پر گذارہ بھتہ ماہانہ ادا کیا جائے گا۔

۱۵/اپریل ۲۰۰۹ء تک اپنے تعلیمی، تکنیکی اور تجربہ کی اسناد کے ہمراہ رجوع کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان۔ **فون نمبر:** 09872720026)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 Thursday 19th March 2009 Issue No. 12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرنے سے آپ کی محبت بڑھتی ہے، اتباع کی تحریک پیدا ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے

اگر تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملادی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں

احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن اس طرح مناتے ہیں جس طرح آپؐ کی سنّت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳/مارچ ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو تین دن پہلے ۱۲/ربیع الاوّل تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے اور یہ دن مسلمانوں کا ایک حصہ بڑے جوش و خروش سے مناتا ہے بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدی کیوں یہ دن ویسے اہتمام سے نہیں مناتے جیسے مسلمانوں کا ایک طبقہ مناتا ہے اصل میں احمدی اس دن کو اسی طرح مناتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ وسلم کی سنت ہے لیکن اس سے پہلے یہ بتا دوں کہ اس دن کا تاریخی پس منظر کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی پہلی تین صدیوں میں اس رنگ میں میلاد منانے کا رواج نہیں تھا سب سے پہلے مسلمانوں کے باطنی فرقہ نے جو فاطمی فرقہ بھی کہلاتا ہے اس رنگ میں اس تقریب کو منانا شروع کیا یہ قریباً ۳۶۲ھ کا زمانہ ہے انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ یوم عاشوراہ یوم میلاد علی، یوم میلاد حضرت حسن، یوم میلاد حضرت فاطمۃ الزہراء جیسی نئی بدعات شروع کیں جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک گروہ اب بھی ایسا ہے کہ جو میلاد منانے کو بدعت قرار دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ کے حَکَم و عدَل نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ آپؑ سے سوال ہوا کہ مولود نبوی کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے.....؟ آپؑ نے فرمایا محض تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ چیز ہے اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپؐ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی ہے اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اسی لئے بعض تذکرے موجود ہیں لیکن اگر تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملادی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔ مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملادی گئی ہیں جس نے ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ اس مسئلہ میں افراط اور تفریط سے کام لیا گیا ہے بعض لوگ اپنی جہالت سے اسے حرام خیال کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بے باکی ہے جبکہ آپ کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ ہے اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا ہے جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے ہاں جو لوگ مولود کرتے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہیں یہ ان کی جرأت ہے جو شخص خشک وہابی بنتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا وہ بے دین ہے انبیاء علیھم السلام کا وجود بھی ایک بارش ہوتی ہے وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے اولیاء و انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل سیرت کے ان جلسوں کو سیاسی فائدہ اٹھانے اور مد مقابل پر گند اچھالنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے چنانچہ پاکستان میں اور ہندوستان میں بھی بعض جگہوں پر ختم نبوت اور سیرت کے جلسوں کے نام پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے خلاف بے ہودہ اور لغو قسم کی باتیں کی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نمونہ تو یہ تھا کہ ایک صحابی نے دوران جنگ ایک کلمہ پڑھنے والے کو قتل کر دیا تو آپ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا اور یہاں یہ مولوی کلمہ گو مسلمانوں کے قتل کے فتوے دیتے ہیں۔

پس ایک خاص دن مقرر کر کے سیرت النبیؐ کے جلسے کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ان میں بدعات شامل نہیں کرنی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ بقیہ خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کروں گا۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اگر تم اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے کیا سنّت قائم فرمائی جس پر صحابہ نے عمل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی خدا کی خاطر وقف تھی۔ قرآن مجید میں اس کی یوں وضاحت فرمائی گئی ہے قل ان صلٰوتی ونسکی و محیای و مماتی للّٰہ ربِّ العالمین یعنی تو کہہ دے کہ میری نماز میری قربانیاں اور میرا جینا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پس یہ تھا آپؐ کا مقام جو سرتاپا خدا کی محبت میں ڈوب کر آپ کو ملا تھا۔ آپؐ کوئی دنیوی جاہ و حشمت نہیں چاہتے تھے آپؐ صرف اور صرف تمام دنیا میں خدائے واحد کی حکومت دیکھنا چاہتے تھے۔ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت کو ان خوبیوں کے ساتھ آراستہ ہونا ہوگا بے شک دنیا میں بعض جگہوں میں ہماری بہت مخالفت ہو رہی ہے احمدیوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے لیکن احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سختیاں ان سختیوں کے مقابلہ پر کچھ بھی نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے برداشت کیا۔ پس ہر احمدی کو اپنے عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو اپنا محبوب بنایا تھا اور آپؐ سجدہ ریز ہو کر اس کے حضور میں یہی التجا کرتے تھے کہ اللھم سجدت لک روحی و جنانی کہ اے میرے اللہ میری روح اور میرا دل تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ حضور نے فرمایا مومن کا ہر فعل اگر خدا کی خاطر ہو تو وہ عبادت بن سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت انصاف و مساوات کا بے نظیر نمونہ تھی۔ آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا اور کمزور سے قصور ہوتا تو اسے سزا دے دی جاتی چنانچہ ایک مرتبہ کسی بڑے قبیلے کی ایک عورت نے جس کا نام فاطمہ تھا چوری کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹے جانے کا حکم دیا معافی کی سفارش کئے جانے پر آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو پہلی قومیں اسی لئے ہلاک ہو گئیں کہ وہ اپنے بڑوں کے جرم معاف کر دیتی تھیں اور کمزوروں کو سزا دیتی تھیں۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کو بھی سزا دیتا۔

حضور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف کی عظیم مثالیں پیش فرمائیں۔ فرمایا: قرآن مجید میں اللہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

117 واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۷ واں جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ اب مورخہ 25-26-27/مئی 2009ء بروز سوموار، منگل وار اور بدھ وار کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ (الحمد للہ)

احباب کرام سے اِس جوبلی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دُعائیں کرتے رہنے کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)